SUN.13.April 2025
VOLUME:20 NO:91
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز اتوار 13/ اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 91
14/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com--Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

رانا سانگا کے یوم پیدائش پر کرنی سینا کا پُرتشدد مظاہرہ

بندوقیں لہرائیں، ایکسپریس وے کیا بلاک، پولیس کی بھی نہیں مانی

آگرہ: 12/ اپریل (ایجنسیز) آگرہ میں رانا سانگا کے یوم پیدائش پر 'رکت سوابھیمان سمّیلن' ریلی میں کرنی سینا کے کارکنان نے جم کر ہنگامہ کیا۔ پروگرام کے دوران افراتفری اور بے ضابطگی کا نظارہ دیکھنے کو ملا۔ ریلی میں شامل ایک نوجوان نے گاڑی کی چھت پر چڑھ کر ڈبل بیرل بندوق لہرائی، جس کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں میں سنسنی پھیل گئی۔ یہ واقعہ نہ صرف لاء اینڈ آرڈر کے لیے ایک چیلنج ہے بلکہ عام لوگوں کے تحفظ کے حوالے سے بھی کئی سوال کھڑے کرتا ہے۔ تقریب کے مقام پر موجود ایک دیگر کارکن ٹینٹ پر چڑھ گیا، جس کی وجہ سے ایک لمحہ کے لیے ایسا محسوس ہوا کہ ٹینٹ گر جائے گا۔ اگر ٹینٹ گر جاتا تو ایک بڑا حادثہ ہوسکتا تھا، کیونکہ ٹینٹ کے نیچے بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ پروگرام کے دوران کئی کارکنان غصے کی وجہ سے اپنا آپا کھوتے ہوئے بھی نظر آئے۔ یہی نہیں اسٹیج کے آس پاس بھی دھکا مکی اور بے ضابطگی کا نظارہ دیکھنے کو ملا۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق کرنی سینا کے پرتشدد مظاہرے کا دائرہ صرف سمّیلن کے مقام تک ہی محدود نہیں رہا، بلکہ اس کا اثر آس پاس کی سڑکوں پر بھی نظر آیا۔ کرنی سینا کے کارکنان نے ہائی وے کو بھی بلاک کر دیا، جس کی وجہ سے علاقے میں لمبا ٹریفک جام لگ گیا۔ اس سے بھی زیادہ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایکسپریس وے تک کو بھی بلاک کر دیا۔ اس دوران موقع پر تعینات پولیس کرنی سینا کارکنان کو سمجھا کر مظاہرہ ختم کرانے کی ناکام کوشش کرتی نظر آئی۔ واضح ہو کہ کرنی سینا کا یہ پرتشدد مظاہرہ سماج وادی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن رام جی لال سمن کے ذریعہ ایوان میں رانا سانگا سے متعلق دیے گئے متنازعہ بیان کا ردعمل ہے۔ رام جی لال نے راجیہ سبھا میں کہا تھا کہ رانا سانگا نے ابراہیم لودھی کو ہرانے کے لیے مغل بادشاہ بابر کو ہندوستان مدعو کیا تھا۔ یہ تو بی جے پی کے لوگوں کا تکیہ کلام ہو گیا کہ مسلمانوں میں بابر کا ڈی این اے ہے، لیکن ہندوستان کا مسلمان تو بابر کو اپنا آئیڈیل مانتا ہی نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا تھا کہ ابراہیم لودھی کو ہرانے کے لیے رانا سانگا نے بابر کو ہندوستان بلایا تھا۔ مسلمان تو بابر کی اولاد ہیں اور تم غدار رانا سانگا کی اولاد ہو۔ ایس پی لیڈر کے مذکورہ بیان کی کرنی سینا نے پرزور مخالفت کی ہے۔ کرنی سینا کا کہنا ہے کہ سماج وادی پارٹی کے رکن راجیہ سبھا کو رانا سانگا پر دیے گئے اپنے بیان پر معافی مانگنی چاہیے۔ ہمارے قومی ہیرو رانا سانگا پر منفی تبصرے کی وجہ سے ہم تمام قوم پرستوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ حالانکہ رام جی سمن نے اپنے بیان پر معافی مانگنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ کرنی سینا نے رام جی سمن ہی نہیں، سماجوادی پارٹی کے خلاف بھی محاذ کھول دیا ہے۔

مصنوعی ذہانت سے پیدا ہوا پرندہ!
ہندوستان بنا اے آئی سے گوڈاون کا بچہ پیدا کرنے والا دنیا کا پہلا ملک

جے پور: 12/ اپریل (ایجنسیز) راجستھان کے ریاستی پرندہ گوڈاون (گریٹ انڈین بسٹرڈ) کے وجود پر بحران کے بادل منڈلا رہے تھے۔ ایسے میں مصنوعی ذہانت یعنی آرٹیفیشیل انٹیلیجنس (اے آئی) نے امید کی نئی شمع روشن کر دی ہے۔ ریاستی حکومت کی کوششوں سے جیسلمیر کے سداسری گوڈاون بریڈنگ سنٹر سے گوڈاون کے وجود پر ایک اچھی خبر موصول ہوئی ہے۔ یہاں سائنسداں کی دیکھ ریکھ میں مصنوعی حمل (آرٹیفیشیل انسیمنیشن) سے ایک بار پھر بچہ پیدا کرنے میں کامیابی ملی ہے۔ اس کے بعد ہندوستان نے اس بات پر مہر ثبت کر دی ہے کہ ہندوستان مصنوعی حمل سے گوڈاون کے بچے پیدا کرنے والا دنیا کا پہلا ملک بن چکا ہے۔ دراصل 6 ماہ قبل بھی مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے نایاب پرندہ گوڈاون کے ایک بچے کی پیدائش ہوئی تھی۔ اب مصنوعی ذہانت تکنیک کے ذریعہ مصنوعی حمل سے گوڈاون کے بچے کی تازہ پیدائش سے یہ امید بڑھ گئی ہے کہ معدوم ہونے جا رہی اس نایاب نسل کو بچایا جاسکے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 16 مارچ کو مصنوعی حمل کے بعد راجستھان کے 'کنزرویشن بریڈنگ سنٹر' میں مادہ ٹونی کے ذریعہ دیے گئے انڈے سے سیزن کا آٹھواں گوڈاون چوزہ نکلا۔

تہوّر رانا کی حوالگی پر پی چدمبرم کا ردعمل

'میں بی جے پی کے ترجمانوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتا'

نئی دہلی: 12/ اپریل (ایجنسیز) 26/11 میں ممبئی دہشت گردانہ حملے کے ماسٹر مائنڈ تہور رانا کے ہندوستان حوالگی کا کریڈٹ لینے کے لیے سیاسی حلقوں میں بیان بازی جاری ہے۔ ایک طرف حکمراں جماعت کے لوگ تہور رانا کی حوالگی کے لیے مودی حکومت کی تعریف کر رہے ہیں، تو دوسری جانب اپوزیشن لیڈران اس کا کریڈٹ 2009 کی اس وقت کی یو پی اے حکومت کو دے رہے ہیں۔ دریں اثنا یو پی اے حکومت کے سابق وزیر خزانہ اور کانگریس لیڈر پی چدمبرم نے تہور رانا کی حوالگی کے سلسلے میں ایک اہم بیان دیا ہے۔ سابق وزیر خزانہ نے خبر رساں ایجنسی 'اے این آئی' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''میں نے پہلے ہی دہشت گرد تہور رانا کی ہندوستان حوالگی کا استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اس کی حوالگی کا سلسلہ 2009 میں یو پی اے حکومت کے دوران شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد جب 2011 میں امریکی خفیہ ایجنسیوں نے تہور رانا کی شناخت کر لی تو 2011 میں ہی اس عمل میں کافی تیزی آ گئی تھی۔'' پی چدمبرم کے مطابق حوالگی کے اس عمل کو مکمل ہونے میں تقریباً 14-13 سال کا وقت لگ گیا۔ میں وزارت خارجہ، خفیہ ایجنسیوں اور این آئی اے کے افسران کو ایک طویل اور مشکل جنگ لڑنے کے بعد ممبئی حملے کے ماسٹر مائنڈ تہور رانا کو کامیابی کے ساتھ ہندوستان واپس لانے کے لیے مبارک باد دیتا ہوں۔ حوالگی کے اس پورے عمل میں کئی لوگوں نے کردار ادا کیا ہے۔ چدمبرم نے اس حوالے سے مزید کہا کہ ''مجھے یاد ہے کہ یو پی اے حکومت میں میرے دور میں وزیر سلمان خورشید اور خارجہ سیکریٹری رنجن متھائی نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ موجودہ مودی حکومت میں بھی کئی خارجہ سیکریٹریوں اور وزراء نے بھی اس عمل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں امریکہ کی موجودہ حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔'' بی جے پی کی جانب سے دیے گئے بیانات کے حوالے سے پوچھے گئے سوال پر پی چدمبرم نے کہا کہ ''میں بی جے پی کے ترجمانوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتا۔ میں وزارت خارجہ یا وزارت داخلہ کے سرکاری بیان کا انتظار کر رہا ہوں۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''میں ان نام نہاد سرکاری ترجمانوں کی سوچ کے سلسلے میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ یہاں پر اصل مسئلہ یہ ہے کہ صبر، سفارتی کوششوں اور قانونی سفارت کاری کی وجہ سے تہور رانا کو ہندوستان کو واپس لایا گیا اور میں ان تمام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جنہوں نے اس میں کردار ادا کیا۔''

تمل ناڈو میں لکھی گئی نئی تاریخ ''گورنر اور صدر جمہوریہ کی

رسمی رضامندی کے بغیر 10 بل 'ایکٹ' کی شکل میں نوٹیفائی

12/ اپریل (ایجنسیز) تمل ناڈو کی ڈی ایم کے حکومت نے ایک بے مثال قدم اٹھاتے ہوئے 10 بلوں کو گورنر اور صدر جمہوریہ کی بغیر رسمی رضامندی کے ایکٹ کی شکل میں نوٹیفائی کر دیا ہے۔ یہ قدم سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے بعد اٹھایا گیا ہے جس میں ان بلوں کو خود بخود منظور شدہ تصور کیا گیا تھا۔ ہندوستان میں یہ پہلی بار ہے جب کسی ریاست نے بغیر گورنر یا صدر جمہوریہ کے دستخط بل کو نافذ کیا ہے۔ اسے ریاستی حکومت کی خودمختاری اور وفاقی ڈھانچے کی فتح کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے 8 اپریل 2025 کو تمل ناڈو حکومت بمقابلہ تمل ناڈو کے گورنر معاملے میں ایک اہم فیصلہ سنایا تھا۔ عدالت نے گورنر آر این روی کے ذریعہ 10 بلوں کو صدر جمہوریہ کو غور و خوض کے لیے بھیجنے کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیا۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ گورنر کے ذریعہ دوبارہ منظور شدہ بلوں کو صدر جمہوریہ کے پاس بھیجنا آئین کے آرٹیکل 200 کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ اسمبلی سے 18 نومبر 2023 کو دوبارہ منظور شدہ بلوں کو اسی دن سے گورنر سے منظور شدہ مان لیا جائے گا۔ یہ بل جنوری 2020 سے اگست 2023 کے درمیان ریاستی اسمبلی کے ذریعہ منظور کیے گئے تھے۔ عدالت نے کہا کہ اسمبلی کے ذریعہ دوبارہ منظور کیے گئے بلوں پر گورنر کو فوری طور پر منظوری دینی تھی اور صدر جمہوریہ کو بھیجنے کا ان کا قدم غلط تھا۔ جسٹس جے بی پاردیوالا اور آر مہادیون کی بنچ نے آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ان 10 بلوں کو 18 نومبر 2023 کو منظور شدہ مان لیا۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ صدر جمہوریہ کے ذریعہ ان بلوں پر کی گئی کوئی بھی کارروائی، جس میں 7 کو مسترد کرنا اور 2 پر غور و خوض نہ کرنا شامل ہے، قانونی طور پر غلط ہے۔ تنازعہ کی شروعات 2022 میں اس وقت ہوئی تھی جب ڈی ایم کے حکومت نے گورنر کے پاس وائس چانسلرز کی تقرری کے اختیار کو ختم کرنے کا بل پاس کیا۔ گورنر نے اس پر اعتراض کیا اور یو جی سی کی نمائندگی کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد کل 10 بلوں کو منظوری نہیں دی گئی اور انہیں 28 نومبر 2023 کو صدر جمہوریہ کے پاس بھیجا گیا، جسے سپریم کورٹ نے غیر آئینی قرار دیا۔ قابل ذکر ہے کہ اس فیصلے کا اثر صرف تمل ناڈو تک محدود نہیں ہے۔ کیرالہ، مغربی بنگال اور پنجاب جیسی دیگر اپوزیشن کی حکومت والی ریاستوں میں بھی گورنروں کی جانب سے بلوں کو زیر التواء رکھنے کی شکایتیں ہیں۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ان ریاستوں کے لیے بھی قانونی نظیر ثابت ہوسکتا ہے۔ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین نے تو اس فیصلے کو 'جمہوریت کی فتح' اور 'گورنروں کے ذریعہ قانون سازی کے اختیارات کے غلط استعمال کے خلاف انتباہ' قرار دیا ہے۔

کیا دہلی کی حکومت وزیر اعلیٰ کے شوہر چلا رہے ہیں؟

عام آدمی پارٹی کا سنگین الزام

نئی دہلی: 12/ اپریل (ایجنسیز) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور ان کے شوہر منیش گپتا کو لے کر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ عآپ کی سینئر لیڈر آتشی نے دعویٰ کیا کہ دہلی کی باگ ڈور دراصل وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے بجائے ان کے شوہر منیش گپتا کے ہاتھ میں ہے، جو آئینی اور جمہوری نظام کے لیے باعث تشویش ہے۔ آتشی نے ایک پریس کانفرنس میں ایک تصویر دکھاتے ہوئے کہا، ''یہ تصویر بہت کچھ کہتی ہے۔ اس میں صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ منیش گپتا دہلی کے اہم سرکاری محکموں جیسے ایم سی ڈی، ڈی جے بی، پی ڈبلیو ڈی اور ڈی یو ایس آئی بی کے اعلیٰ افسران کے ساتھ میٹنگ کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ کس اختیار کے تحت ان محکموں کی میٹنگ کی صدارت کر رہے ہیں؟'' انہوں نے مزید کہا کہ یہ منظر دہائیوں پرانی اس روایت کی یاد دلاتا ہے جب گاؤں کی سطح پر خواتین سرپنچ تو منتخب ہوتی تھیں لیکن اصل اختیار ان کے شوہروں کے پاس ہوتا تھا، جنہیں 'سرپنچ-پتی' کہا جاتا تھا۔ آتشی نے کہا، ''ہم نے ان روایتوں کے خلاف جدوجہد کی، خواتین کو تربیت دی تاکہ وہ خود اپنی ذمہ داری نبھا سکیں لیکن آج دہلی جیسے جدید شہر میں ہم وہی پرانا ماڈل وزیر اعلیٰ کے عہدے پر دیکھ رہے ہیں۔'' عام آدمی پارٹی نے سوال اٹھایا کہ اگر ریکھا گپتا حکومت چلانے میں اہل نہیں تو پھر انہیں وزیر اعلیٰ کیوں بنایا گیا؟ کیا یہی وجہ ہے کہ دہلی میں بجلی کا بحران شدت اختیار کر رہا ہے اور شہریوں کو طویل پاور کٹ کا سامنا ہے؟ کیا اسی وجہ سے نجی اسکول فیس میں منمانی اضافہ کر رہے ہیں اور تعلیمی نظام زوال کا شکار ہے؟ آتشی نے کہا، ''ایک جمہوری نظام میں اگر ایک منتخب خاتون وزیر اعلیٰ کی جگہ ان کے شوہر فیصلہ سازی کر رہے ہیں تو یہ نہ صرف آئین کی خلاف ورزی ہے بلکہ عوامی اعتماد کی توہین بھی ہے۔'' عآپ نے اس معاملے پر نائب گورنر اور صدر جمہوریہ سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی تفصیلی جانچ کی جائے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ دہلی کے عوام نے اپنا ووٹ ریکھا گپتا کو دیا ہے، ان کے شوہر کو نہیں۔ اس لیے منیش گپتا کی سرکاری معاملات میں مداخلت ناقابل قبول ہے۔

یوتھ کانگریس کا پٹرول، ڈیزل اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

نئی دہلی: 12/ اپریل (ایجنسیز) یوتھ کانگریس نے ہفتہ کو راجدھانی دہلی میں پٹرول، ڈیزل اور کھانا پکانے والی گیس کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے حکومت سے سوال کیا کہ جب بین الاقوامی بازار میں قیمتیں گر رہی ہیں تو پھر ملک کے عوام کو کیوں لوٹا جا رہا ہے۔ یوتھ کانگریس کے صدر ادے بھانو چب نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ملک کے 100 کروڑ لوگ مالی بحران کا شکار ہیں اور حالات مزید خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام چاہے دکھی زندگی گزاریں یا مہنگائی سے مر جائیں، وزیر اعظم نریندر مودی کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کے لیے صرف یہ اہم ہے کہ ان کے دوستوں کی تجوریاں بھری رہیں۔ ادے بھانو چب نے کہا کہ مہنگائی کا چابک اجولا یوجنا کی گھریلو خواتین پر بھی چلا ہے اور گیس سلنڈر میں 50 روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مودی حکومت پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ مہنگائی کے اس شدید دور میں عوام کو مزید پریشانیوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ دہلی یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا نے اس دوران کہا کہ پی ایم مودی کی پالیسی میں اپنے ہی عوام کو اذیت دینا اور دوسروں پر رحم کرنا ہے۔ اکشے لاکڑا نے کہا کہ جب بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتیں گر رہی ہیں، تب بھی مودی سرکار نے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ خام تیل کی قیمت میں 41 فیصد کمی ہوئی ہے، مگر مودی حکومت نے اس کا فائدہ عوام کو نہیں دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل 35 روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے اور یہ گزشتہ چار برسوں میں خام تیل کی قیمتوں میں آئی سب سے بڑی گراوٹ ہے، مگر مودی سرکار اس سستے تیل کا ایک ذرہ بھر بھی عوام کو فائدہ نہیں پہنچا رہی۔ اکشے لاکڑا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کھانا پکانے والی گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو فوری طور پر واپس لیا جائے اور عوام کو اس مہنگائی سے راحت دی جائے۔ بصورت دیگر یوتھ کانگریس سڑک سے پارلیمنٹ تک اپنا احتجاج جاری رکھے گی۔

سکھبیر سنگھ بادل دوبارہ شرومنی اکالی دل کے صدر منتخب، پانچ ماہ بعد واپسی

چنڈی گڑھ: 12/ اپریل (ایجنسیز) سکھبیر سنگھ بادل کو شرومنی اکالی دل کا صدر دوبارہ منتخب کر لیا گیا ہے۔ یہ انتخاب امرتسر میں گولڈن ٹیمپل کمپلیکس کے اندر واقع تیجا سنگھ سمندری ہال میں ہفتہ کے روز منعقد پارٹی کے تنظیمی انتخابات کے دوران متفقہ طور پر عمل میں آیا۔ قائم مقام صدر بلوندر سنگھ بھونڈر نے ان کے نام کی تجویز دی، جسے پارٹی کے 524 نمائندوں نے اتفاق رائے سے قبول کیا۔ سکھبیر سنگھ بادل نے پہلی مرتبہ 2008 میں اپنے والد پرکاش سنگھ بادل کے بعد صدر کا عہدہ سنبھالا تھا اور 2024 تک پارٹی کی قیادت کرتے رہے۔ تاہم، گزشتہ سال مذہبی سزا کے باعث انہوں نے 16 نومبر 2024 کو استعفیٰ دے دیا تھا، جب اکال تخت نے انہیں تنکھا یعنی قصوروار قرار دیا تھا۔ اکال تخت کے جتھیدار گیانی رگھبیر سنگھ کی جانب سے 2 دسمبر 2024 کو جاری ہدایت میں کہا گیا تھا کہ سکھبیر بادل اور اس وقت کی قیادت شرومنی اکالی دل کی سربراہی کے لیے نااہل ہیں۔ اس کے بعد شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی نے جتھیدار کو برطرف کر کے ان کی جگہ جتھیدار کلدیپ سنگھ گرگج کو مقرر کیا۔ مذہبی سزا کے دوران گولڈن ٹیمپل میں موجود سکھبیر سنگھ بادل پر ایک قاتلانہ حملے کی کوشش بھی ہوئی، تاہم وہ محفوظ رہے۔ اکالی دل کے ترجمان دلجیت سنگھ چیما کے مطابق سکھبیر اور دیگر قائدین نے اکال تخت کے احکامات کے تحت اپنی سزا پوری کر لی ہے، جس کے بعد وہ مذہبی طور پر پاک ہو گئے ہیں۔ پارٹی کے ایک سینئر رہنما نے کہا کہ سکھبیر بادل نے مشکل وقت میں بھی قیادت کا مظاہرہ کیا اور ان پر تنقید کرنے والے خود غرضی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ایک اور رہنما نے کہا کہ سکھبیر نے پنتھ کے سامنے پیش ہو کر اپنی مذہبی ذمہ داری پوری کی اور اب وہ پارٹی کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے تیار ہیں۔ خیال رہے کہ شرومنی اکالی دل 2007 سے 2017 تک پنجاب میں اقتدار میں رہی، تاہم 2017 کے بعد سے پارٹی کو مسلسل انتخابی ناکامیوں کا سامنا ہے۔

ناگپور کی ایلومینیم فیکٹری میں خوفناک دھماکہ اور آگ، پانچ افراد ہلاک

ناگپور: 12/ اپریل (ایجنسیز) مہاراشٹر کے ضلع ناگپور کے علاقے اُمریڈ ایم آئی ڈی سی میں جمعہ کی شام ایک ایلومینیم فوئیل فیکٹری میں زوردار دھماکے کے بعد بھیانک آگ لگ گئی، جس میں پانچ افراد ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے۔ حکام کے مطابق دھماکہ شام تقریباً سات بجے ہوا اور اس کے بعد فیکٹری میں آگ تیزی سے پھیل گئی۔ مقامی پولیس اور فائر بریگیڈ کے مطابق، ابتدائی تحقیقات میں پتہ چلا ہے کہ آگ ایلومینیم پاؤڈر کے باعث بھڑکی، جو آگ کے پھیلاؤ میں شدت کا باعث بنا۔ یہ دھماکہ فیکٹری کی پالش ٹیوبنگ یونٹ میں ہوا تھا۔ فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کو باہر نکالنے کی کوشش کی گئی، تاہم آگ کی شدت کے باعث کئی افراد بری طرح جھلس گئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر ناگپور کے سرکاری میڈیکل کالج اور اسپتال (سی ایم سی ایچ) منتقل کیا گیا، جہاں دو زخمیوں نے علاج کے دوران دم توڑ دیا۔ تین دیگر افراد جو ابتدائی طور پر لاپتہ تھے، بعد میں ان کی بھی موت کی تصدیق ہو گئی۔ اس طرح اس واقعے میں مجموعی طور پر پانچ افراد کی موت واقع ہوئی ہے۔ ناگپور کے دیہی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) ہرش پودار نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ حادثہ بہت سنگین نوعیت کا تھا اور فیکٹری میں موجود کیمیکل مواد نے آگ کو مزید بھڑکایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ اس کے بعد اٹھنے والا دھواں ایک کلومیٹر دور تک دیکھا گیا۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ فیکٹری کے باہر فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موجود ہیں اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس نے واقعے کی تفتیش شروع کر دی ہے اور فیکٹری مالکان سے بھی پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ ابتدائی طور پر یہ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ فیکٹری میں حفاظتی اقدامات کا فقدان تھا، جس کی وجہ سے اتنا بڑا سانحہ پیش آیا۔ حادثے نے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ فیکٹری سے پہلے بھی دھواں اٹھتا رہا ہے اور کئی بار شور شرابے کی آوازیں بھی سنائی دی ہیں، لیکن اس بار ہونے والا دھماکہ غیر معمولی تھا۔

کیرالہ: اسکل ڈیولپمنٹ سنٹر کو آر ایس ایس بانی ہیڈگیوار کا نام دینے پر تنازعہ
بی جے پی لیڈر کے خلاف پولیس میں شکایت درج

تھرواننت پورم: 12/ اپریل (ایجنسیز) کیرالہ کے پلکڑ میں اسکل ڈیولپمنٹ سنٹر کا نام آر ایس ایس بانی کے بی ہیڈگیوار کے نام پر رکھنے کا فیصلہ تنازعہ کا شکار ہو گیا ہے۔ جمعہ کے روز معذور اشخاص کے لیے بن رہے اس سنٹر کی سنگ بنیاد تقریب تھی، جسے نام پر اعتراض کرنے والے کئی لوگوں نے منعقد نہیں ہونے دیا۔ اس معاملے میں بی جے پی ضلعی صدر پرشانت نے کانگریس رکن اسمبلی راہل ممکوٹ تھل کے خلاف نازیبا تبصرہ کر دیا۔ اب کانگریس نے ہفتہ کے روز پرشانت کے خلاف پولیس میں شکایت درج کرا دی ہے۔ دراصل پلکڑ ضلع میں بن رہے اسکل ڈیولپمنٹ سنٹر کا نام ہیڈگیوار سے منسوب کیے جانے کے خلاف جمعہ کو کانگریس، یوتھ کانگریس اور ڈیموکریٹک یوتھ فیڈریشن آف انڈیا (ڈی وائی ایف آئی) کے کارکنان نے سنگ بنیاد تقریب روک دی تھی۔ اس معاملے میں بی جے پی ضلع صدر نے کہا تھا کہ پلکڑ کے کانگریس رکن اسمبلی ممکوٹ تھل کو ضلع میں پیر رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس تبصرہ کے خلاف ہی کانگریس نے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ بی جے پی لیڈر کے بیان کا جواب دیتے ہوئے ممکوٹ تھل نے کہا کہ جب تک ان کے پیر ہیں، وہ آر ایس ایس کے خلاف بولنے کے لیے مضبوطی سے کھڑے رہیں گے۔ اگر وہ میرے پیر کاٹ دیں گے تو میں اپنے بچے ہوئے جسم کا استعمال آر ایس ایس کے خلاف بولنے کے لیے کروں گا۔ رکن اسمبلی نے مزید کہا کہ مجھے بولنے سے روکنے کے لیے انھیں میری زبان کاٹنی پڑے گی۔ تب بھی میں آر ایس ایس کے خلاف کام کرتا رہوں گا۔ اس لیے میں ایسی دھمکیوں سے فکرمند نہیں ہوں۔ میں ایک عوامی نمائندہ ہوں جسے عوام نے منتخب کیا ہے، نہ کہ بی جے پی ضلعی صدر نے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ میں تو یہ جاننے کے لیے پُرجوش ہوں کہ کیرالہ پولیس ایسے لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کرے گی جو اس طرح کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ جمعہ کو جب کانگریس، یوتھ کانگریس اور ڈی وائی ایف آئی کارکنان نے اسکل ڈیولپمنٹ سنٹر کی سنگ بنیاد تقریب کو روکنے کی کوشش کی، اس وقت کانگریس کارکنان نے کہا تھا کہ وہ پروجیکٹ کے خلاف نہیں ہیں۔ انھیں اعتراض سنٹر کا نام آر ایس ایس بانی کے نام پر رکھے جانے سے ہے۔ اس مخالفت کی قیادت کر رہے ممکوٹ تھل نے کہا تھا کہ کانگریس مضبوط تحریک چلا کر اس پیش قدمی کی مخالفت کرے گی۔ انھوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ پروجیکٹ کا نام ہیڈگیوار کے نام پر رکھنے کے لیے کونسل میں کوئی تجویز نہیں رکھی گئی تھی۔

نوئیڈا کے 76 پرائیویٹ اسکولوں کو فیس بڑھانے پر لگایا گیا 1-1 لاکھ روپے کا جرمانہ، 3 اسکولوں کو نوٹس جاری

نوئیڈا: 12/ اپریل (ایجنسیز) نئے تعلیمی سیشن کی شروعات ہوتے ہی دہلی-این سی آر سمیت ملک بھر کے پرائیویٹ اسکولوں میں فیس بڑھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ فیس میں ہو رہے بے تحاشہ اضافہ پر طلبا کے سرپرستوں نے ہنگامہ بھی شروع کر دیا ہے۔ سرپرستوں کا الزام ہے کہ اسکول منمانے انداز میں فیس بڑھا رہے ہیں۔ گزشتہ کچھ دنوں میں کئی اسکولوں کے باہر سرپرستوں نے زوردار انداز میں احتجاجی مظاہرہ بھی کیا ہے۔ اس درمیان انتظامیہ اور حکومت نے بھی سخت رخ اختیار کرتے ہوئے اسکولوں پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ نوئیڈا کے 76 اسکولوں پر شکنجہ کستے ہوئے منمانی فیس کے لیے ان پر 1-1 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق-دہلی این سی آر کے گوتم بدھ نگر کے ضلع مجسٹریٹ منیش ورما کی صدارت میں ضلع فیس ریگولیٹری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی، جس میں پایا گیا کہ ضلع میں موجود 144 میں سے 76 اسکولوں نے فیس میں اضافہ سے متعلق کوئی تفصیل کمیٹی کو نہیں دی۔ اس غلطی کے لیے ان اسکولوں پر ایک ایک لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ نوئیڈا کے 3 اسکولوں کو فیس اضافہ معاملے میں نوٹس بھی جاری کیا گیا ہے اور ان سے ایک ہفتہ میں جواب طلب کیا گیا ہے۔ ان اسکولوں نے فیس میں مقررہ 5 فیصد سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ موصولہ خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ منیش ورما نے اسکولوں کی نگرانی کے لیے کچھ جانچ کمیٹیوں کی بھی تشکیل کی ہے۔ اس جانچ کمیٹی میں ایس ڈی ایم صدر، ایس ڈی ایم دادری، ایس ڈی ایم جیور، سٹی مجسٹریٹ، تحصیلدار صدر، تحصیلدار دادری اور ڈپٹی کلکٹر شامل ہیں۔ یہ سبھی اپنے اپنے علاقوں میں موجود اسکولوں کی جانچ کریں گے اور اس کی رپورٹ پیش کریں گے، جس کی بنیاد پر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا ہے کہ کوئی بھی اسکول طلبا یا ان کے پیرنٹس کو کتابیں، ڈریس یا جوتے موزے خریدنے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا، اور اگر ایسی کوئی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

وقف قانون کے خلاف احتجاج کے دوران تشدد

مرشدآباد میں 110 سے زائد گرفتار، انٹرنیٹ بند، دفعہ 144 نافذ

کولکاتا: 12/ اپریل (ایجنسیز) مغربی بنگال کے ضلع مرشدآباد میں وقف (ترمیمی) قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرے نے پُرتشدد رخ اختیار کر لیا، جس کے بعد پولیس نے سخت کارروائی کرتے ہوئے 110 سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ تشدد سے سب سے زیادہ متاثر مرشدآباد میں دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے اور ان علاقوں میں انٹرنیٹ خدمات بند کر دی گئی ہیں جہاں جمعہ کو ہنگامہ پھوٹ پڑا تھا۔ پولیس کے مطابق صورت حال پر قابو پانے کے لیے مسلسل چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد مرشدآباد کے علاوہ مالدہ، جنوبی 24 پرگنہ اور ہگلی اضلاع میں بھی وقف قانون کے خلاف مظاہرے ہوئے جن میں تشدد پھوٹ پڑا۔ مختلف مقامات پر مشتعل افراد نے پولیس وین سمیت کئی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا، سکیورٹی فورسز پر پتھراؤ کیا اور سڑکوں کو بند کر دیا۔ پولیس کے ایک سینئر افسر کے مطابق صرف مرشدآباد کے سُتی اور شمشیر گنج علاقوں سے بالترتیب 70 اور 41 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ہفتے کی صبح ان علاقوں میں کشیدگی برقرار رہی تاہم کسی نئی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع نہیں ملی۔ افسران نے بتایا کہ حالات کو قابو میں رکھنے کے لیے علاقے میں مسلسل گشت کیا جا رہا ہے اور کسی بھی قسم کے عوامی اجتماع پر مکمل پابندی عائد ہے۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر پھیلائی جا رہی افواہوں پر کان نہ دھریں اور کسی بھی طرح کی غیر مصدقہ اطلاع کو نظرانداز کریں۔ مرشدآباد پولیس کا کہنا ہے کہ امن و قانون کی صورتحال کو بگاڑنے کی کسی بھی کوشش کو سختی سے کچلا جائے گا۔ دریں اثنا، پولیس نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ سُتی میں جھڑپ کے دوران مبینہ طور پر پولیس کی فائرنگ میں ایک نابالغ لڑکا زخمی ہو گیا جسے علاج کے لیے کولکاتا کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، ان اضلاع میں جہاں تشدد ہوا، وہاں مسلم آبادی کا تناسب کافی زیادہ ہے اور نئی وقف ترمیمی قانون کو لے کر عوام میں ناراضی پائی جا رہی ہے۔ عوام کا الزام ہے کہ نیا قانون وقف جائیدادوں پر حکومت کا کنٹرول بڑھاتا ہے اور مذہبی خودمختاری میں مداخلت کے مترادف ہے۔ پولیس اور انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حالات پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے اور جلد معمول کی بحالی کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ تاہم فی الحال مرشدآباد میں دفعہ 144 نافذ رہے گی اور انٹرنیٹ خدمات کی بحالی کا فیصلہ حالات کی بہتری کے بعد کیا جائے گا۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ 2
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
13 April 2025

وقف قانون ۲۰۲۵ء کیوں قابل قبول نہیں

از قلم: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

افسوس اور صد افسوس کہ صرف مسلمان ہی نہیں؛ بلکہ ملک کی تمام انصاف پسند اور سیکولر قوتوں کی مخالفت کی باوجود اقتدار کے نشہ میں بدمست اور نفرت کی سوداگر حکومت نے وقف ترمیمی بل ۲۰۲۴ء کو پاس کر دیا اور صدر جمہوریہ کے دستخط کے بعد یہ قانون بن چکا، یوں تو پورا قانون ہی مسلم مخالف، دستور مخالف اور ظلم و ناانصافی پر مبنی ہے؛ لیکن اس کے چند واضح نا منصفانہ پہلو کو نظر میں رکھنے کی ضرورت ہے:

وقف املاک کو ہڑپنے کی کوشش:

ا۔ اس قانون کا مقصد وقف کی املاک کو ہڑپ لینا اور سرکاری تعاون سے ضائع کرنا ہے اور اس کے لئے کئی تدبیریں اختیار کی گئی ہیں: (الف) وقف ایکٹ ۱۹۹۵ء میں یہ بات درج ہے کہ اگر طویل عرصے سے کوئی جائیداد بطور مسجد، درگاہ یا قبرستان کے طور پر استعمال میں ہے اور مذہبی اور خیراتی مقاصد کے لئے ہے تو اس کو وقف جائیداد تسلیم کیا جائے گا۔ اس کو وقف بذریعہ استعمال (Waqf By User) کہا جاتا ہے، موجودہ حکومت نے جو یہ بل پیش کیا تھا، اُس میں اس کو بالکل ختم کر دیا گیا تھا، پھر جب مسلمانوں نے مطالبہ کیا تو بعض این، ڈی، اے حلیفوں کے مشورہ پر اس میں ترمیم کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ مستقبل میں جو اَملاک وقف کی جائیں گی، ان پر اس کا اطلاق ہوگا، پہلے سے جو وقف موجود ہے، ان میں وقف بالاستعمال کو تسلیم کیا جائے گا؛ لیکن اگر ان میں کوئی تنازع ہو یا وہ سرکاری زمین ہو تو صرف استعمال کی وجہ سے ان کو وقف نہیں مانا جائے گا، یہ ایک طرح سے ماضی کے اوقاف کو بھی ہڑپنے کی ایک بالواسطہ کوشش ہے، عام طور پر جو لوگ کوئی زمین یا جائیداد دینی یا خیراتی مقاصد کے لئے وقف کرتے ہیں تو وہ یہ سوچ کر کہ ہم نے یہ زمین اللہ کے لئے وقف کر دی ہے، اس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں، جب حکومت سروے کرواتی ہے تو ان اراضی کا کوئی مدعی سامنے نہیں آتا اور ان کو ''بحق سرکار'' لکھ دیا جاتا ہے، دیہات وقصبات، چھوٹے شہروں وغیرہ میں وقف کی ایسی بہت سی جائیدادیں موجود ہیں، ان تمام زمینوں کو سرکاری زمین قرار دے کر ان پر قبضہ کی کوشش کی جا سکتی ہے، دوسرے: ہمارے ملک میں ہندو دہشت گردوں اور انتہا پسندوں نے کسی بھی مسجد، درگاہ، عیدگاہ وغیرہ پر بلا دلیل وثبوت ہندو مذہبی مقام ہونے کا مطالبہ کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، جس کی ابتداء ایودھیا سے ہوئی، رات کے اندھیرے میں چھپ چھپا کر وہاں ایک مورتی لا کر رکھی گئی اور دعویٰ کیا گیا کہ یہاں رام جی پرکٹ ہوئے ہیں، اب اس طرح کے دعوے ملک کے مختلف حصوں میں کئے جانے لگے ہیں، ابھی گیان واپی مسجد میں وضو خانہ کے فوارے کو شیولنگ کہا جا رہا ہے اور وی، ایچ، پی نے تقریباً ساڑھے تین ہزار مساجد کی فہرست تیار کر رکھی ہے، جس کے بارے میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہاں مندر تھے، اور اس فہرست میں آئے دن اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے، درگاہوں پر بھگوا جھنڈے لگائے جا رہے ہیں، قبرستانوں کو مسمار کیا جا رہا ہے اور بے دلیل دعوے کی بنیاد پر حکومت ان کو متنازع تسلیم کر لیتی ہے، اس طرح اگر غور کیا جائے تو حکومت نے ایک طرف اپنے حلیفوں کی بات رکھنے کے لئے گزشتہ اوقاف کا استثناء کیا ہے تو دوسری طرف نہایت ہی چابک دستی کے ساتھ ان پر بھی خود قبضہ کرنے اور ہندو دہشت گردوں کو قبضہ دلانے کا راستہ نکال لیا ہے۔ (ب) ۱۹۹۵ء کے قانون کی دفعہ (۱۰۷) کے تحت اوقاف کی جائیداد کو ''لمیٹیشن ایکٹ'' سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا، لمیٹیشن ایکٹ کے تحت کسی جائیداد پر بارہ سال یا اس سے زائد قبضہ کو ملکیت تسلیم کیا جاتا ہے اور قابض شخص کو اس کا مالک تسلیم کر لیا جاتا ہے، وقف کی جائیداد کو اس سے مستثنیٰ کیا گیا تھا، اس کا فائدہ یہ تھا کہ وقف کی جائیداد پر قدیم غاصبانہ قبضے ختم کروائے جا سکتے تھے، موجودہ قانون میں لمیٹیشن ایکٹ سے وقف کی جائیداد کے استثناء کو ختم کر دیا گیا ہے، اور اس طرح قدیم غاصبانہ قبضے کو جواز فراہم کیا گیا ہے۔ (ج) ہندوستان میں بہت سے مسلمان بادشاہوں، نوابوں اور زمینداروں نے اپنی غیر مسلم رعایا کے لئے وقف کیا ہے، اسی طرح غیر مسلم حکمرانوں اور راجاؤں نے مسلمانوں کے لئے زمینیں اور عمارتیں دان دی ہیں، اور آج بھی بہت سے غیر مسلم بھائی اپنے مسلمان ہمسایوں کے لئے خیر کے کاموں میں زمین دیتے ہیں، اسی طرح مسلمان بھی برادران وطن کے لئے زمین کا تحفہ دیتے ہیں، موجودہ قانون کے تحت وہ جائیدادیں جو کسی غیر مسلم نے وقف کے لئے عطیہ کی ہوں اور بطور مسجد، قبرستان اور مسافر خانہ استعمال ہو رہی ہوں، کو ختم کر دیا گیا ہے، لہٰذا غیر مسلموں کے یہ عطایا وقف کے دائرے سے باہر نکل جائیں گے اور بہت سے اوقاف پر سرکار کے قابض ہو جانے کا خطرہ ہے۔

تفریق پر مبنی قانون:

۲۔ یہ قانون پوری طرح تفریق اور امتیاز پر مبنی ہے؛ چنانچہ: (الف) وقف بذریعہ استعمال کی صورت ہندو مذہبی اَملاک کے لئے، سکھوں، بدھسٹوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے لئے اب بھی تسلیم کی جاتی ہے؛ لیکن مسلمانوں کے اوقاف کے معاملہ میں اس کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جیسا کہ اوپر اس کا ذکر آیا ہے، یہ واضح طور پر مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان امتیاز پر مبنی قانون ہے۔ (ب) لمیٹیشن ایکٹ سے استثناء کا قانون ہندو، سکھ، بودھ اور کرسچن وغیرہ کے لئے بھی موجود ہے؛ لیکن یہ قانون مسلمانوں کو اپنے اوقاف کے تحفظ سے محروم کرتا ہے۔ (ج) ہندو اینڈ ومینٹ جو ہندو اوقاف کی شکل ہے، میں اس بات کو ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہر رکن ہندو ہو، اتر پردیش، کیرالا، کرناٹک اور تامل ناڈو وغیرہ میں ایسے قانون موجود ہیں، جن کے مطابق ہندو جائیدادوں کا انتظام صرف ہندو ہی کر سکتے ہیں، بہار اینڈومینٹ ایکٹ کے تحت تین بورڈ قائم ہیں، ہندو اینڈومینٹ بورڈ، سوتمبر جین اینڈومینٹ بورڈ اور ڈگمبر اینڈومینٹ بورڈ، ان بورڈوں کے اراکین لازمی طور پر ہندو ہی ہوں گے، گرودوارہ پربندھک کمیٹی کے ارکان بھی لازمی طور پر سکھ فرقے میں سے ہی ہوں گے۔ موجودہ قانون میں وقف انتظامیہ میں کم سے کم دو غیر مسلموں کی نمائندگی لازمی کر دی گئی ہے اور مسلم نمائندگی کو مختلف پہلوؤں سے کم کیا گیا ہے، پہلے شرط تھی کہ وقف بورڈ کا چیف ایگزیکیٹو مسلمان ہوگا، اب اس شرط کو ہٹا دیا گیا ہے، پہلے وقف بورڈ کی سفارش پر چیف ایگزیکیٹو کا تقرر ہوتا تھا، اب حکومت خود اس کا تقرر کرے گی، سینٹرل وقف کونسل میں پہلے ایک غیر مسلم رکن ہو سکتا تھا، اب ان غیر مسلم اراکین کی تعداد بحیثیت رکن وبحیثیت عہدہ ۱۳؍ رہ سکتی ہے، اور دو غیر مسلم اراکین تو لازماً شامل ہوں گے، پہلے ریاستی وقف بورڈ میں صرف ایک غیر مسلم اس کا چیئر پرسن ہو سکتا تھا، جب کہ باقی سارے ارکان مسلمان ہوتے تھے اور انتخاب کے ذریعہ آتے تھے، اب بورڈ کے ۷؍ ارکان غیر مسلم ہو سکتے ہیں اور دو ارکان کا غیر مسلم ہونا لازمی ہے، نیز ارکان کو وقف بورڈ منتخب نہیں کرے گا؛ بلکہ ریاستی حکومت نامزد کرے گی۔

وقف میں رکاوٹ:

نئے اوقاف کو روکنے کی بھی کوشش کی گئی ہے؛ چنانچہ گزر چکا ہے کہ غیر مسلم وقف نہیں کر سکتا، اسی طرح اس قانون کے مطابق جو شخص گزشتہ کم سے کم ۵؍ سال سے اسلام پر عمل کر رہا ہو، صرف وہی وقف قائم کر سکتا ہے، یہ پوری طرح شریعت کے خلاف ہے، اسلام کی نظر میں جو شخص آج اسلام قبول کرے وہ بھی اسی طرح مسلمان ہے، جیسے ۵؍ سال پہلے مسلمان ہونے والا شخص، یہ پانچ سال تک ایک مسلمان کو ان کے بنیادی مذہبی حق سے محروم کرنے کے مترادف ہے، اس طرح وقف کے عمل کو دشوار بنا دیا گیا ہے، اور پھر یہ ثابت کرنا کہ وقف کرنے والا اسلام کی تمام تعلیمات پر پانچ سال سے عمل پیرا ہے، بے حد مشکل ہے۔

اصول وقف کی مخالفت:

اسلام کا تصور یہ ہے کہ مالک کو اپنی املاک پر جائز تصرف کرنے کا پورا حق حاصل ہے اور شریعت کی نظر میں اپنی اولاد اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک بھی ایک کارِ ثواب ہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی کے منہ میں لقمہ رکھنا بھی ثواب کا باعث ہے؛ اسی لئے اسلام میں ''وقف علی الاولاد'' کا تصور ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی اور مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے، یعنی ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنی زمین یا جائیداد اولاد پر وقف کرے، ایسی صورت میں وقف کرنے والے کی شرط کے مطابق اس کے خاندان کے لوگ اس زمین وجائیداد سے فائدہ تو اُٹھائیں گے؛ لیکن اس کو بیچنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔ موجودہ قانون میں اس میں بھی تبدیلی لانے کی کوشش کی گئی ہے، پہلے تو بل میں یہ بات کہی گئی تھی کہ یہ وقف اسی وقت قابل قبول ہوگا جب کہ حقیقی وارثوں کے حقوق پامال نہ ہوں، یہ شرط بھی ناقابل قبول تھی؛ کیوں کہ ورثہ کو تو تقسیم وراثت کے ذریعہ اپنا حق ملتا ہی ہے اور یہ حق مالک کی موت کے بعد متعلق ہوتا ہے، اب بعد میں جو چودہ ترامیم آئی ہیں، اس میں کہا گیا ہے کہ وقف علی الاولاد اس طرح کیا جائے گا کہ اس سے کسی کا قانونی حق تلف نہ ہو، اس میں بہت زیادہ عموم ہے اور یہ شریعت کے مقرر کئے ہوئے اصولوں میں دخل دینا ہے۔

کمزور کرنے کی کوشش:

قانون وقف کو کمزور کرنے کی ایک اور صورت یہ اختیار کی گئی ہے کہ پہلے قانون وقف کو ''اوور رائیڈنگ ایکٹ''، تسلیم کیا گیا تھا، یعنی اگر دوسرے قوانین سے وقف قانون کا تعارض ہو تو وقف قانون لاگو ہوگا، اس بل میں اسے بھی ختم کر دیا گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ وقف ایکٹ ایک اسپیشل قانون ہے اور مسلّمہ قانونی اصول اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق اگر کوئی اسپیشل قانون کسی جنرل قانون سے ٹکراتا ہے تو اس صورت میں اسپیشل قانون کو فوقیت حاصل ہوتی ہے، یہ صرف وقف ایکٹ کے ساتھ خاص نہیں ہے؛ بلکہ یہ اصول دیگر اسپیشل ایکٹ پر بھی نافذ ہوتا ہے؛ مگر وقف کو اس سے محروم کر دیا گیا ہے۔

جھوٹ کا سہارا:

افسوس کہ حکومت کے موجودہ ذمہ داروں نے جھوٹ بولنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے، اگر جھوٹ بولنے اور جھوٹے وعدے کرنے پر کوئی ایوارڈ دیا جاتا تو شاید ملک کے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ اس کے اولین مستحق قرار پاتے، وقف کے سلسلہ میں بھی بار بار کچھ جھوٹ دہرائے جاتے ہیں، جو برادران وطن کو متأثر کرتے ہیں، اُن کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے: ا۔ ''وقف بورڈ کو کسی بھی جائیداد پر دعویٰ کرنے کے مطلق اختیارات دیئے گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج ملک بھر میں وقف جائیدادیں تقریباً چھ ۶؍ لاکھ ایکڑ پر محیط ہیں اور ملک کے تیسرے سب سے بڑے زمین کے مالک ہیں'' ایک صاحب علم نے اس کی بڑی عمدہ وضاحت کی ہے، وہ لکھتے ہیں: ''سچر کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق، بھارت میں تمام وقف جائیدادوں کا مجموعی رقبہ 6 لاکھ ایکڑ ہے، اس کا موازنہ اگر ہندو انڈومینٹ سے کیا جائے تو تمل ناڈو میں 4,78000 ایکڑ اور آندھرا پردیش میں 4,68000 ایکڑ زمین انڈومینٹ کے پاس ہیں، صرف ان دونوں ریاستوں کو ملا کر 9,40000 ایکڑ زمین ہندو انڈومینٹ کے پاس ہے، جب کہ پورے بھارت میں وقف جائیدادوں کا مجموعی رقبہ چھ لاکھ ایکڑ ہے، زمین کو وقف قرار دینا کوئی خفیہ عمل نہیں ہے، اس کا پورا پروسیجر وقف ایکٹ میں مذکور ہے، وقف صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو اپنی جائیداد کا مالک ہو اور اسے اپنی ملکیت کے دستاویزات وقف بورڈ میں جمع کروانے ہوتے ہیں، اس کے بعد عوام کو اعتراضات داخل کرنے کے لئے نوٹس جاری کیا جاتا ہے، حکومت ایک سروے کمشنر مقرر کرتی ہے، جو زمینوں کی جانچ کرتا ہے اور ان کے وقف ہونے کی تصدیق کرتا ہے، اس کے بعد یہ اعلان ریاستی گزٹ میں شائع کیا جاتا ہے، اور کوئی بھی شخص اس نوٹیفکیشن کو ایک سال کے اندر وقف ٹربیونل میں چیلنج کر سکتا ہے'' اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں سات لاکھ ستر ہزار گاؤں ہیں، اگر مان لیا جائے کہ ان میں سے نصف تعداد میں کم یا زیادہ مسلمان بھی بستے ہیں تو ایسے گاؤں کی تعداد تین لاکھ پچاسی ہزار ہوتی ہے، مسلمان جہاں بھی آباد ہوتے ہیں، وہاں کم از کم ایک قبرستان ہوتا ہے، عیدگاہ ہوتی ہے اور نماز کے لئے مسجد ہوتی ہے، اگر قبرستان اور عیدگاہ کے لئے ایک ایک ایکڑ اور مسجد کے لئے نصف ایکڑ یعنی اوسطاً ڈھائی ایکڑ فی آبادی زمین فرض کی جائے تو اس کی مقدار تو نو لاکھ باسٹھ ہزار پانچ سو ایکڑ زمین ہونی چاہئے، جیسا کہ ہندو بھائیوں کے یہاں مندر، مٹھ، شمشان گھاٹ وغیرہ ہوتے ہیں، اگر اس حساب سے دیکھیں تو چھ لاکھ ایکڑ زمین کوئی بڑا رقبہ نہیں ہے، اور پھر سرکار کی دی ہوئی نہیں ہے؛ بلکہ خود مسلمانوں کی ہے۔ ۲۔ یہ بھی تأثر دیا جا رہا ہے کہ وقف کی جائیداد کا فیصلہ یک طرفہ طور پر وقف ٹربیونل کر دیتا ہے اور کسی بھی جائیداد کو اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ وقف ٹربیونل کی حیثیت سِول عدالت کی ہے، جس کا اعلیٰ افسر ڈسٹرکٹ جج ہوتا ہے، اگر وقف کی جائیداد پر کوئی شخص، ادارہ یا سرکار قابض ہو تو اس میں کیس چلتے ہیں، فریقین اپنا ثبوت پیش کرتے ہیں، اس کی روشنی میں ٹربیونل فیصلہ کرتا ہے، اگر فیصلہ پر کوئی ایک فریق مطمئن نہیں ہو تو وہ ہائی کورٹ جا سکتا ہے، اور ہائی کورٹ کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو سپریم کورٹ میں چیلنج کر سکتا ہے؛ اس لئے یہ کہنا کہ وقف ٹربیونل کی مدد سے وقف بورڈ جائیداد کو وقف قرار دیتا ہے، جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا ہے۔ ۳۔ معترضین بار بار یہ بات اٹھاتے ہیں کہ سابق قانونِ وقف ''وقف بورڈ'' کو کسی بھی زمین پر دعویٰ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، یہ بھی دھوکہ اور جھوٹ ہے، سوال یہ ہے کہ کیا وقف بورڈ کسی ثبوت اور شہادت کے بغیر کوئی دعویٰ کر سکتا ہے؟ اور کیا صرف وقف بورڈ کے کسی دعویٰ کی بنیاد پر کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی شخص پر یہ پابندی نہیں ہے کہ وہ کس زمین پر اپنا حق پیش کر سکتا ہے اور کس پر نہیں؟ البتہ یہ ضرور ہے کہ کوئی بھی شخص دعویٰ کرے تو قابل قبول ثبوت کے بغیر دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا، اور مقدمہ قبول کرنے کے بعد بھی جب تک کوئی بات ثبوت وشہادت سے ثابت نہ ہو جائے، اس دعویٰ پر مہر نہیں لگائی جاتی ہے اور اس دعویٰ کا نفاذ نہیں ہوتا ہے؛ اس لئے یہ صرف پروپیگنڈہ ہے۔

شربتِ روح افزا: تاریخ سے تنازع تک

ازقلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین (اکولہ، مہاراشٹر)

برصغیر پاک و ہند کا ہر دل عزیز، یاقوتی رنگت والا مشروب، روح افزا، حال ہی میں ایک شدید تنازعے کی زد میں آ گیا ہے۔ گلاب کی مہک اور تازگی بخش ذائقے والا یہ روایتی شربت، جو نسلوں سے شدید گرمی میں تسکین کا باعث اور رمضان المبارک کی تقریبات کا لازمی جزو رہا ہے، اب سوامی رام دیو کے متنازعہ ''شربت جہاد'' کے دعوے کے بعد ایک تلخ بحث کا محور بن چکا ہے۔ روح افزا کی داستان کا آغاز سنہ 1907ء میں غیر منقسم ہندوستان کے قلب، پرانی دہلی کی گلیوں سے ہوتا ہے، جہاں حکیم حافظ عبدالمجید نے اپنے چھوٹے سے یونانی کلینک، جو محض ایک سال قبل 1906ء میں قائم ہوا تھا، میں اس بے مثال مشروب کو پہلی بار ترتیب دیا۔ یہ کلینک 'ہمدرد' کے نام سے موسوم ہوا، ایک ایسا نام جس کا مفہوم 'دکھ درد کا ساتھی' ہے اور عام لوگوں تک روایتی یونانی طب کو پہنچانے کے ان کے مشن کی بخوبی عکاسی کرتا تھا۔ خود 'روح افزا' کا نام بھی، جس کا ترجمہ 'روح کو تازگی بخشنے والا' بنتا ہے، اس فرحت بخش مرکب کے لیے ایک انتہائی موزوں نام تھا، جس نے آگے چل کر پورے برصغیر کے ذائقوں کو اپنا اسیر بنا لیا۔ جو شے ایک طبی نسخے کے طور پر شروع ہوئی تھی، وہ جلد ہی اپنی طبی حیثیت سے کہیں بلند ہو کر جنوبی ایشیا کے ثقافتی منظر نامے کا ایک اٹوٹ انگ بن گئی۔ اس بڑھتی ہوئی مقبولیت کے سفر میں ایک اہم سنگ میل سنہ 1945ء میں دریا گنج میں روح افزا کی پہلی باقاعدہ فیکٹری کا قیام عمل میں آیا۔ حکیم حافظ عبدالمجید کے انتقال کے بعد، ان کا ورثہ ان کی اہلیہ اور دو بیٹوں نے پوری ذمہ داری سے سنبھالا۔ پھر 1947ء آیا، جب برصغیر پاک و ہند کی تقسیم نے روح افزا کی تاریخ میں بھی ایک گہری لکیر کھینچ دی، بالکل اسی طرح جیسے خطے کو تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک بیٹا، حکیم عبدالحمید، دہلی میں ہی رہے، جبکہ دوسرے، حکیم محمد سعید، نے پاکستان کی راہ لی۔ اس وقت کے جذبات اور فیصلے کی بازگشت حکیم عبدالحمید کے پوتے، عبدالمجید کے الفاظ میں سنائی دیتی ہے، جب وہ یاد کرتے ہوئے بتاتے ہیں، ''1947 میں، خاندان کا بڑا حصہ پاکستان چلا گیا۔ صرف میرے دادا، حکیم عبدالحمید، اور ان کے دو بیٹے یہاں رہ گئے۔ یہاں تک کہ جب ان کے چھوٹے بھائی، حکیم محمد سعید، پاکستان گئے، تو میرے دادا نے کہا، ''میں بھارت نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ یہ میرا وطن ہے۔'' ان کے اس قول میں اپنے وطن سے ان کی گہری محبت اور وابستگی صاف ظاہر تھی۔ خاندان کی اس تقسیم کے نتیجے میں دونوں ممالک میں ہمدرد کے الگ الگ ادارے قائم ہوئے۔ بعد ازاں، 1971 میں بنگلہ دیش کے قیام کے ساتھ، ڈھاکہ کی شاخ 'ہمدرد لیبارٹریز (وقف) بنگلہ دیش' میں تبدیل ہو گئی۔ خود مختار اداروں کے طور پر کام کرنے کے باوجود، یہ تینوں ادارے قومی سرحدوں سے ماورا، روح افزا کی اصل روح کو برقرار رکھتے ہوئے، بڑی حد تک یکساں مصنوعات تیار کرتے ہیں۔ تینوں ممالک میں یہ مشترکہ ورثہ اس بے مثال مشروب کی لازوال مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ برصغیر پاک و ہند کو تقسیم کرنے والی سیاسی سرحدوں کے باوجود، روح افزا ایک مضبوط ثقافتی رشتے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ قومی حدود سے بلند ہو کر وہ شکل اختیار کر گیا ہے جسے کئی لوگ بھارت اور پاکستان کے درمیان ''مشترک خورد و نوش کا ورثہ'' قرار دیتے ہیں۔ اس کا امتیازی سرخ رنگ اور منفرد ذائقہ ان خطوں کے لوگوں میں یکساں طور پر خوشگوار یادیں تازہ کرتا ہے، اور ایسے خطوں میں ایک نایاب قدرِ مشترک پیدا کرتا ہے جو اکثر اپنے اختلافات کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ مذہبی تہواروں میں روح افزا کی ایک خاص حیثیت ہے، لیکن ماہِ رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی اس کی اہمیت گویا بامِ عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ برصغیر کے انگنت مسلم گھرانوں میں غروب آفتاب کے وقت، افطار کے دسترخوان کی رونق اس وقت تک ادھوری سمجھی جاتی ہے جب تک روح افزا کی وہ جانی پہچانی، پھولوں کے دلکش نقش والی بوتل وہاں موجود نہ ہو۔ یہ محض ایک شربت نہیں، بلکہ نسل در نسل منتقل ہونے والی ایک روایت ہے، روزہ کھولنے کی پر کیف رسم کا ایک لازمی، ناقابلِ تصور جزو بن چکا ہے۔ اپنی مذہبی اہمیت کے علاوہ، روح افزا نے گرمیوں میں تازگی بخشنے والے ایک اہم مشروب کے طور پر اپنی شناخت مستحکم کی ہے۔ اسے 'موسم گرما کی پیاس بجھانے والا بہترین مشروب' کہا جاتا ہے، اور یہ دہلی و برصغیر کے دیگر حصوں کی شدید گرمی کے دوران لُو لگنے اور خفقان (دل کی دھڑکن تیز ہونا) سے بچاؤ کی اپنی مبینہ صلاحیت کی بنا پر بھی مقبول ہوا۔ نسل در نسل، لاتعداد افراد کے ذہنوں میں ٹھنڈے پانی یا دودھ میں ملے روح افزا کے گلاس سے حاصل ہونے والی ٹھنڈک کی یادیں محفوظ ہیں۔ روح افزا کی لازوال مقبولیت کا ایک اہم پہلو، تبدیلی کے سامنے اس کی ثابت قدمی ہے۔ ایک ایسے دور میں جہاں صارفین کی بدلتی ترجیحات کے مطابق مصنوعات میں اکثر تبدیلیاں کی جاتی ہیں، روح افزا نے بڑی حد تک اپنی اصل ترکیب کو برقرار رکھا ہے۔ جیسا کہ حکیم عبدالحمید کے پوتے، عبدالمجید نے ایک انٹرویو میں اس کی وضاحت کی، ''جب میں نے کام شروع کیا اور روح افزا کو دیکھا، تو مجھے تجاویز ملتیں کہ ہم اسے بہتر بنانے کے لیے کیا شامل کر سکتے ہیں...... میرے دادا نے مجھے بلایا اور سمجھایا کہ اس مشروب کی تیاری میں بہت وقت صرف کیا گیا تھا اور کئی سالوں کی محنت کے بعد یہ ایک مستحکم شکل اختیار کر چکا ہے۔ اب ہمارے پاس ایک ایسی پروڈکٹ تھی جو لوگوں کی ضروریات کے لیے بہترین تھی۔ اگر کوئی چیز ٹھیک کام کر رہی ہے، تو اسے چھیڑنے کی کیا ضرورت ہے؟'' روایت کے ساتھ یہ مضبوط وابستگی ہی ہے جس نے اس اصل ذائقے کو محفوظ رکھا ہے، جو نسل در نسل خوشگوار یادیں تازہ کرتا رہتا ہے۔ روح افزا کی دلکشی کا ایک حصہ قدرتی اجزاء پر مبنی اس کی ترکیب میں پوشیدہ ہے۔ اس شربت میں متنوع نباتاتی عناصر شامل ہیں، جن میں پھول (جیسے گلاب، کنول، نیلوفر)، سبزیاں (جیسے پودینہ، گاجر، پالک)، اور پھل (بشمول تربوز، چکوترا، اسٹرابیری، مالٹا، رس بھری، لوگن بیری، بلیک کرینٹ، اور چیری) شامل ہیں۔ مزید پھولوں کی خوشبو لیموں، گلاب، نارنجی، اور خس سے آتی ہے۔ اجزاء کا یہی پیچیدہ امتزاج اس منفرد ذائقے کو تشکیل دیتا ہے جو ایک صدی سے زائد عرصے سے بڑی حد تک تبدیل نہیں ہوا۔ ان اجزاء کی پیچیدگی بعض اوقات ان کی دستیابی میں مسائل کا باعث بنتی ہے۔ ماضی میں بھارت میں روح افزا کی قلت کی افواہیں گردش کرتی رہی ہیں، جن کی وجہ کبھی اہم اجزاء کی کمی اور کبھی کمپنی کے اندر خاندانی تنازعات کو قرار دیا گیا۔ تاہم، ان مواقع پر قلت کی اصل نوعیت کسی حد تک غیر واضح رہی، اور یہ قیاس آرائیاں ہی ہوتی رہیں کہ کون سے مخصوص اجزاء کا حصول مشکل ہو سکتا ہے۔ اپریل 2025 میں، معروف یوگ گرو اور پتانجلی کے بانی، سوامی رام دیو نے اس وقت ایک نیا تنازعہ کھڑا کر دیا جب انہوں نے سافٹ ڈرنک کمپنیوں پر کڑی تنقید کی، اور خاص طور پر ہمدرد کے مشہورِ زمانہ روح افزا کو اپنے الزامات کا ہدف بنایا۔ پتانجلی کے اپنے گلاب شربت کی تشہیر کے لیے جاری کردہ ایک اشتہاری ویڈیو میں، رام دیو نے یہ چونکا دینے والا موقف پیش کیا کہ بڑی مشروب ساز کمپنیاں مبینہ طور پر 'شربت جہاد' نامی ایک مہم میں ملوث ہیں۔ انہوں نے نہ صرف یہ الزام عائد کیا کہ یہ کمپنیاں 'ٹھنڈے مشروبات کی آڑ میں بازار میں زہر پھیلا رہی ہیں'، بلکہ یہ سنگین دعویٰ بھی کیا کہ ان مصنوعات پر صارفین کا خرچ کیا گیا پیسہ بالآخر مساجد اور مدرسوں کی تعمیر پر صرف ہوتا ہے۔ رام دیو نے اپنے 'شربت جہاد' کے تصور کو محض ایک الگ تھلگ الزام کے طور پر پیش نہیں کیا، بلکہ اسے ہندو شدت پسند عناصر کی جانب سے وقتاً فوقتاً استعمال کی جانے والی دیگر متنازعہ اور تفرقہ انگیز اصطلاحات، جیسے 'لو جہاد'، 'ووٹ جہاد'، 'لینڈ جہاد'، 'تھوک جہاد'، 'کورونا جہاد'، اور 'یو پی ایس سی جہاد' وغیرہ کے سلسلے کی ایک کڑی قرار دیا۔ اس براہ راست موازنے کے ذریعے، انہوں نے صارفین کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا کرنے کی کوشش کی کہ ان کی خرچ کی گئی رقم بالآخر کہاں استعمال ہو رہی ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں اپیل کی: 'آپ جو بھی ٹھنڈا مشروب پیتے ہیں، زہر آپ کے جسم میں داخل ہوتا ہے، اور جو پیسہ آپ خرچ کرتے ہیں وہ مساجد اور مدرسوں کی تعمیر کی طرف جاتا ہے'۔ اس کے برعکس، انہوں نے پتانجلی کی مصنوعات کو ایک متبادل کے طور پر فروغ دیتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ انہیں خریدنا دراصل 'گروکلوں اور پتانجلی یونیورسٹی کی تعمیر' میں حصہ ڈالنے کے مترادف ہوگا۔ یہ متنازعہ بیانات پتانجلی کی، روح افزا کے مقابلے میں لائی گئی، گلاب شربت کی مصنوعات کی مارکیٹنگ مہم کا حصہ تھے۔ کمپنی نے اپنے سوشل میڈیا چینلز کے ذریعے ان پیغامات کو پھیلایا، پتانجلی کے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ میں کہا گیا: ''اپنے خاندان اور معصوم بچوں کو ٹوائلٹ کلینرز کے زہر سے بچائیں جو سافٹ ڈرنکس اور 'شربت جہاد' کے نام پر بیچے جا رہے ہیں۔ گھر صرف پتانجلی شربت اور جوس لائیں''۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں رونما ہوا جب پتانجلی پہلے ہی کئی محاذوں پر مشکلات سے دوچار تھی۔ کمپنی اس وقت اپنی متعدد مصنوعات، بشمول دنت کانتی ٹوتھ پیسٹ، شہد اور گھی، کے معیار پر اٹھنے والے سوالات اور مبینہ طور پر گمراہ کن اشتہاری دعووں کے الزامات کے سبب قانونی جانچ پڑتال اور عوامی تنقید کی زد میں ہے۔ ناقدین کے نزدیک، مذہبی جذبات کو ابھارنے کا یہ متنازعہ حربہ دراصل ان اندرونی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے اور مذہبی تقسیم کو ہوا دے کر اپنی فروخت بڑھانے کی ایک سوچی سمجھی کوشش ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، بعض ناقدین نے پتانجلی کی مذہبی بنیادوں پر کی جانے والی مارکیٹنگ میں ایک واضح تضاد کی جانب بھی توجہ دلائی ہے۔ انہوں نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ یہی کمپنی جب مشرقِ وسطیٰ، بالخصوص خلیجی ممالک کی مارکیٹوں کا رخ کرتی ہے، تو اپنی مصنوعات کی برآمد کے لیے باقاعدہ 'حلال سرٹیفکیشن' حاصل کرتی ہے۔ ان ناقدین کے خیال میں، یہ دوغلی حکمت عملی، جو ہدف مارکیٹ کے مطابق مذہبی رنگ اختیار کرتی نظر آتی ہے، کمپنی کے اختیار کردہ نظریاتی موقف کے حقیقی ہونے اور اس کے بیان کردہ اصولوں کے خلوص پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ روح افزا کو تفرقہ انگیزی کا نشانہ بنانا بذاتِ خود ایک تلخ ستم ظریفی ہے، کیونکہ یہ وہ مشروب ہے جس نے تاریخی طور پر مذہبی وقومی سرحدوں کو عبور کرتے ہوئے پورے برصغیر میں ایک مشترکہ ثقافتی علامت کی حیثیت اختیار کی۔ ایک صدی سے زائد عرصے سے، یہ شربت بلا تفریقِ مذہب وملت، مختلف قوموں اور برادریوں کے دلوں میں یکساں طور پر بسا ہوا ہے، ایک ایسا منفرد مقام جو کم ہی مصنوعات کو نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا، اسے جان بوجھ کر تفرقہ انگیز مذہبی رنگ دینے کی ہر کوشش، ایک متحد کرنے والے ثقافتی ورثے کے طور پر اس کے دیرینہ اور مسلّمہ کردار کے سراسر منافی ہے۔ روح افزا کا سفر پرانی دہلی کے ایک چھوٹے سے یونانی مطب میں تیار ہونے والے طبی ٹانک سے لے کر آج تین ممالک میں کروڑوں دلوں کی دھڑکن بننے والے ہر دل عزیز مشروب تک بذاتِ خود ان گہرے اور پیچیدہ ثقافتی رشتوں کا عکاس ہے جو برصغیر پاک و ہند میں سیاسی تقسیم کی کھینچی گئی لکیروں کے باوجود نہ صرف قائم ہیں بلکہ دھڑکتے بھی ہیں۔ اس کی لازوال مقبولیت، جسے اس کی روایتی ترکیب پر ثابت قدمی اور عدم تبدیلی نے مزید جلا بخشی اور مستحکم کیا ہے، اس منفرد مشروب کے ساتھ عوام کے گہرے جذباتی لگاؤ اور نسل در نسل چلنے والی وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حالیہ 'شربت جہاد' تنازعہ، درحقیقت، تجارتی مفادات کی خاطر مذہبی جذبات کے استحصال کی ایک نہایت تشویشناک اور خطرناک کوشش ہے۔ ثقافتی طور پر دلوں میں بسی ہوئی مصنوعات پر زبردستی تفرقہ انگیز مذہبی بیانیے کا لبادہ چڑھانا، ایسی مارکیٹنگ حکمت عملی ہے جو براہ راست اس مشترکہ ثقافتی ورثے کی جڑوں پر حملہ آور ہوتی ہے جس کی روح افزا ایک روشن مثال ہے۔ جیسے جیسے یہ تنازعہ مزید گہرا ہو رہا ہے، یہ اس تلخ حقیقت کو پوری شدت سے عیاں کرتا ہے کہ کس طرح کاروباری مفادات معاشرے کی موجودہ حساسیتوں اور تناؤ کے دھاروں سے جڑ کر انہیں نہ صرف مزید ہوا دے سکتے ہیں، بلکہ بظاہر معصوم اشیاء، جیسے مشروبات تک کو، وسیع تر نظریاتی کشمکش کے لیے میدانِ کارزار بنا سکتے ہیں۔ اس تمام منظرنامے کے مدِ مقابل، نسلوں اور سرحدوں کی قید سے ماورا، روح افزا کی وہ لازوال، دل موہ لینے والی کشش پوری آب و تاب سے کھڑی ہے، جو ان تفرقہ انگیز مارکیٹنگ حربوں کے بالکل برعکس ہے۔ یہ صورتحال بذاتِ خود اس امر کی غماز ہے کہ مشترکہ ثقافتی بندھن اور باہمی احساسات کی جڑیں شاید اُن تمام کوششوں سے کہیں زیادہ گہری اور مضبوط ہیں جو انہیں مذہبی تفریق کی بنیاد پر توڑنے اور بکھیرنے کے درپے ہیں۔

کرناٹک کی ذات پات پر مبنی مردم شماری رپورٹ

ایک عہد ساز موڑ پر کھڑا سماجی انصاف کا معرکہ

از: عبدالحلیم منصور

''سچائی وہ آئینہ ہے جو اکثر طاقتوروں کو چبھتا ہے''، کرناٹک کی سرزمین آج ایک ایسی تاریخی بحث کا مرکز بنی ہوئی ہے، جو نہ صرف ریاست بلکہ پورے ہندوستان کے سماجی تانے بانے کو جھنجھوڑ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ 2015 میں مکمل ہونے والی ذات پات پر مبنی سماجی و تعلیمی مردم شماری، جو برسوں تک سرکاری فائلوں میں دفن رہی، بالآخر ریاستی کابینہ میں پیش کی گئی ہے۔ تاہم، اس کے عملی نفاذ کی راہ میں سیاسی مصلحتیں اور طبقاتی دباؤ آج بھی سماجی انصاف کے متوالوں کے لیے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ یہ رپورٹ محض اعداد و شمار کا ایک مجموعہ نہیں، بلکہ ریاست کے سماجی ڈھانچے کا وہ آئینہ ہے، جو ہمیں حقیقی طبقاتی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی خدوخال سے روشناس کرا سکتا ہے۔ رپورٹ پیش کیے جانے کے بعد بعض وزراء نے اس کی سفارشات پر مزید غور کے لیے مہلت طلب کی، جس کے پیشِ نظر 17 اپریل کو ایک خصوصی کابینہ اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ کرناٹک میں درج فہرست ذاتیں (SCs)، درج فہرست قبائل (STs) اور دیگر پسماندہ طبقات (OBCs) کی مجموعی آبادی تقریباً 75 فیصد بنتی ہے، جب کہ مسلمانوں کی آبادی ریاست میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ اعداد و شمار ریاست میں رائج ریزرویشن پالیسی پر نئے سوالات کھڑے کرتے ہیں اور سماجی انصاف کی نئی جہتوں کی نشان دہی کرتے ہیں وہ سچ جسے برسوں سے ریاست کے بااثر طبقات چھپاتے آئے ہیں۔ یہ مردم شماری اپریل تا مئی 2015 کے درمیان کی گئی، جس میں 1.35 کروڑ خاندانوں میں سے 17.94 فیصد، یعنی تقریباً 5.98 کروڑ افراد کی تفصیلات جمع کی گئیں۔ سروے میں ذات، تعلیم، پیشہ، آمدنی، سیاسی وابستگی، جائیداد کی ملکیت سمیت 54 نکات شامل تھے۔ رپورٹ کی تیاری میں ممتاز ماہرین شریک رہے، جن میں پروفیسر جوگن شنکر، پروفیسر عبدالعزیز، ڈاکٹر امبروز پنٹو، ڈاکٹر سی ایم لکشمن، لکشمی پتی اور آئی آئی ایم بنگلور کے نوین بھارتی شامل ہیں۔ رپورٹ کی سائنسی جانچ آئی آئی ایم بنگلور نے کی، جس نے اسے 2011 کی مردم شماری سے ہم آہنگ قرار دیتے ہوئے اس کی معتبریت پر مہر ثبت کی۔ سروے کے مجموعی اخراجات میں مرکزی حکومت کی جانب سے 7 کروڑ روپے اور ریاستی حکومت کی جانب سے 185.79 کروڑ روپے مختص کیے گئے، جن میں سے 165.51 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ رپورٹ کو ڈیجیٹلائز کرنے کیلئے 43.09 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ رپورٹ کی تاخیر کی ایک بڑی وجہ 2019 میں کمیشن کے چیئرمین ایچ کانت راج کی مدتِ کار کا اختتام بھی رہا، جس کے بعد اس رپورٹ کو سرکاری طور پر پیش نہیں کیا گیا۔ سیاسی سطح پر صورتحال خاصی پیچیدہ ہے۔ کانگریس، جو قومی سطح پر ذات پات مردم شماری کی سب سے بڑی حامی رہی ہے، اپنی ہی حکومت میں اس کے نفاذ سے گریز کرتی نظر آ رہی ہے۔ پارٹی کے بعض وکلیگا اور لنگایت لیڈران اس رپورٹ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر اس کی بنیاد پر ریزرویشن پالیسی میں تبدیلی کی گئی تو ان کے طبقات کے مفادات کو نقصان پہنچے گا۔ یہی خوف اس رپورٹ کو ایک دہائی تک دبائے رکھنے کی بنیادی وجہ رہا ہے۔ وکلیگا اور لنگایت مذہبی ادارے بھی اس رپورٹ کو ''غیر سائنسی'' اور ''متعصب'' قرار دے کر اس کے خلاف تحریک چلانے کی دھمکی دے چکے ہیں۔ یہ وہ طبقات ہیں جو تاریخی طور پر کرناٹک میں سیاسی، سماجی اور معاشی غلبہ رکھتے آئے ہیں، اور اب سماجی انصاف کی نئی لہریں ان کے لیے چیلنج بن گئی ہیں۔ اپوزیشن جماعتیں، خصوصاً بی جے پی اور جے ڈی ایس، اس رپورٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہی ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ رپورٹ کی تیاری میں سائنسی شفافیت کا فقدان ہے، جب کہ مبصرین کے مطابق ان کی اصل تشویش یہ ہے کہ رپورٹ کی بنیاد پر مسلمانوں اور پسماندہ طبقات کی نمائندگی میں اضافہ ہو سکتا ہے، جو ریاست کے سیاسی منظرنامے کو بدل کر رکھ دے گا۔ یہ رپورٹ ریاست میں تعلیم، روزگار، سیاسی شراکت داری اور ریزرویشن پالیسی پر انقلابی اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ اگر اس کی بنیاد پر ریزرویشن کی نئی تشکیل کی گئی تو اعلیٰ ذاتوں کے کوٹہ میں کمی آ سکتی ہے اور مسلمانوں و دیگر پسماندہ طبقات کو آبادی کے تناسب کے حساب سے حق مل سکتا ہے۔ مسلمان، جو اب تک کسی واضح پالیسی فریم ورک کے بغیر ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں، اس رپورٹ کی روشنی میں اپنے لیے نئے امکانات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ رپورٹ ان کے لیے ایک ''اصلاحی منشور'' بن سکتی ہے، جو تعلیم، سرکاری ملازمتوں اور سیاسی شمولیت میں ان کی موجودگی کو تقویت دے گی۔ ایک دہائی کے انتظار کے بعد رپورٹ کابینہ میں پیش کی جا چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ رپورٹ عملی طور پر نافذ کی جائے گی یا پھر ایک بار پھر سیاسی مصلحتوں کی نذر ہو جائے گی؟ کانگریس حکومت ایک طرف اسے تاریخی اقدام قرار دے رہی ہے، تو دوسری طرف اسی کابینہ میں موجود بعض وزراء اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کیا ریاستی حکومت طاقتور طبقات کے دباؤ کے آگے جھک جائے گی یا سماجی انصاف کی راہ پر استقامت کے ساتھ قدم بڑھائے گی؟ اگر یہ رپورٹ نافذ کی جاتی ہے تو یہ کرناٹک میں سماجی انصاف کی سمت ایک انقلابی قدم ہوگا۔ لیکن اگر اسے دوبارہ مؤخر کر دیا گیا، تو یہ ریاست کے سب سے بڑے طبقات کے ساتھ ایک اور تاریخی ناانصافی تصور کی جائے گی۔ 17 اپریل کو ہونے والا کابینہ اجلاس محض ایک سرکاری میٹنگ نہیں، بلکہ ایک فیصلہ کن تاریخی لمحہ ہے، جس میں لیا گیا فیصلہ نہ صرف ریاست کے مستقبل بلکہ ہندوستان بھر میں جاری سماجی انصاف کی تحریک کو نئی سمت دے سکتا ہے۔ یہ محض ایک مردم شماری رپورٹ نہیں، بلکہ اُن طبقات کی صدا ہے جو برسوں سے حاشیے پر دھکیلے گئے ہیں۔ اب وقت ہے کہ کرناٹک فیصلہ کرے کہ وہ سچائی، مساوات اور انصاف کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے یا پھر روایت پرستی اور طاقت کے سائے میں ایک اور موقع کھو دیتا ہے۔

دلاسہ

پہلے کے لوگ اگر کوئی پریشان حال ہے تو دلاسہ دیتے تھے۔ آج کے لوگ بلڈ پریشر بڑھاتے ہیں۔ کچھ دلاسے بہت خاص ہوتے ہیں جیسے اپنا خیال رکھو۔ تکلیف دو وقت گزر جائے گا۔ اچھے وقت کا انتظار کرو۔ خدا کی ذات پر یقین رکھو، میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں ایک ناامید مایوس انسان کے لئے یہ جملے بہت کچھ ہوتے ہیں مشکل وقت میں دلاسہ دینے والا کوئی اجنبی بھی ہو تو دل میں اتر جاتا ہے اور اس وقت کنارہ کر لینے والا کوئی اپنا ہی کیوں نہ ہو دل سے اتر جاتا ہے۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدن پورہ، ممبئی۔ 11
9323793996

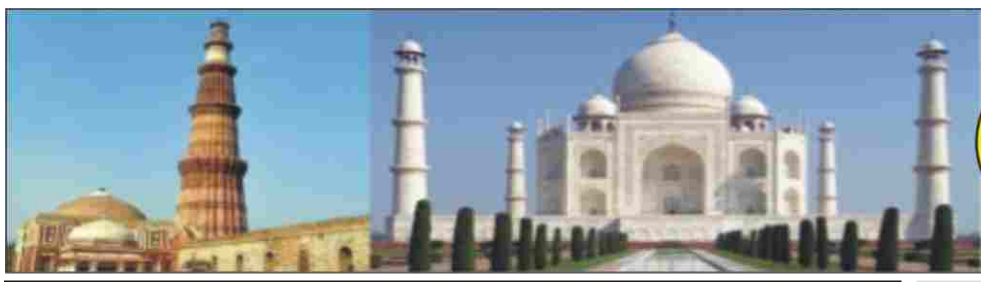

کردار ساز تعلیم ہی روشن مستقبل کی ضمانت ہے: ڈاکٹر عمار رضوی

فخر الدین علی احمد پوسٹ گریجویٹ ڈگری کالج، میں سالانہ جلسہ تقسیمِ انعامات کا شاندار انعقاد

بارہ بنکی: 12 /اپریل (ابوشحمہ انصاری) فخر الدین علی احمد پوسٹ گریجویٹ ڈگری کالج، محمود آباد میں 48واں سالانہ جلسۂ تقسیمِ انعامات وجشنِ تعلیمی شایانِ شان انداز میں منعقد ہوا، جس میں ریاستِ اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ تقریب کا آغاز ماں سرسوتی کے مجسمے پر گلپوشی اور چراغ روشن کرنے سے ہوا، جس کے بعد سرسوتی وندنا پیش کی گئی۔ کالج کی پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر سیما سنگھ نے استقبالیہ خطاب میں ادارے کی تعلیمی، ہم نصابی، اور سماجی خدمات کا احاطہ کیا۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں کہا کہ تعلیم کا مقصد صرف معلومات کا حصول نہیں بلکہ ایک باشعور اور باکردار انسان کی تعمیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ استاد کا کردار روحانی باپ جیسا ہوتا ہے، جو طالب علم کو نہ صرف علم دیتا ہے بلکہ اس کی شخصیت کو بھی سنوارتا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں میں جوش کے ساتھ ہوش اور شعور کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تربیت یافتہ نسل ہی ملک کا روشن مستقبل ہے۔ کالج کے طلباء و طالبات نے ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ کالج پہنچنے پر مہمان خصوصی ڈاکٹر عمار رضوی کا کالج کے این سی سی، این ایس ایس، روورز و رینجرز اسٹوڈنٹس نے پُرجوش استقبال کیا۔ بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ جیسے اہم موضوعات پر ڈرامے اور سنگیت پیش کیے گئے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر منتظر قائمی نے کی، اور ڈاکٹر نیرج کمار نے کالج کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر کالج کے ٹاپرز، یو جی سی نیٹ اور جے آر ایف کامیابین، این سی سی و روورز-رینجرز کیڈیٹس، ثقافتی وکھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں طلبہ و طالبات، سڑک تحفظ بیداری مہم اور قومی خدمت اسکیم میں بہترین کارکردگی پیش کرنے والوں کو انعامات اور توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر پروفیسر سرویش کمار مشرا نے مہمانانِ گرامی، اساتذۂ کرام، طلبہ وطالبات اور صحافیوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر پروفیسر محمد سعید، ڈاکٹر داود احمد، پروفیسر سرویش کمار مشرا، ڈاکٹر زیبا خان، ڈاکٹر ونیتا پانڈے، ڈاکٹر دیپ شکھا، پروفیسر جیوتی شاہ، ڈاکٹر ثنا پروین انصاری کے علاوہ بہت سے لوگ موجود رہے۔

مودی کا آر ایس ایس دورہ اور بی جے پی کی وقف جیت

ہندو راشٹر زیادہ دور نہیں — ایک خطرے کی گھنٹی

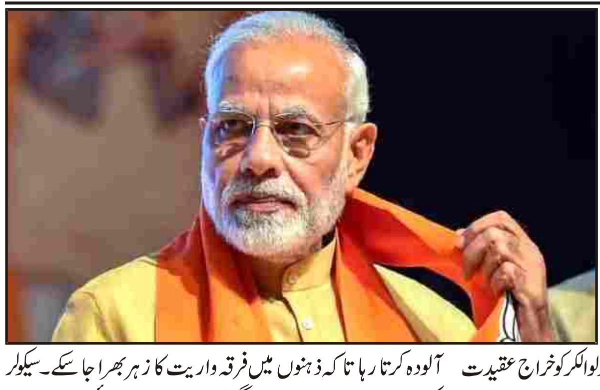

تحریر: وویک دیش پانڈے

ترجمہ: شمس الہدیٰ قاسمی

اگر اپوزیشن اقتدار میں آ بھی جائے، تب بھی وہ کوئی خطرہ نہیں، کیونکہ وہ صرف ہندوتوا کے سفر کو عارضی طور پر روک سکتی ہے، اُسے پلٹ نہیں سکتی۔ پچھلے مہینے کے آخر میں وزیر اعظم نریندر مودی نے بالآخر ناگپور میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سمرتی مندر کا دورہ کیا تاکہ تنظیم کے بانی کے بی ہیڈگیوار اور اس کے دوسرے سربراہ ایم ایس گولوالکر کو خراج عقیدت پیش کریں۔ اور پچھلے ہفتے، بی جے پی نے تمام اتحادی جماعتوں، جن میں "سیکولر" جنتا دل (یونائیٹڈ) اور تیلگو دیشم پارٹی بھی شامل ہیں، کی حمایت سے متنازعہ وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ سے منظور کروایا۔ یہ دونوں واقعات بظاہر غیر مربوط نظر آ سکتے ہیں، مگر درحقیقت یہ ایک دوسرے سے گہرائی میں جڑے ہوئے ہیں اور ایک سنگین امکان کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو بھارت کے سامنے منہ کھولے کھڑا ہے۔ مودی کا ناگپور دورہ جہاں ان میں اور آر ایس ایس کے درمیان سرد جنگ میں صلح کا اشارہ ہے، وہیں جے ڈی (یو) اور ٹی ڈی پی کی بلاچون وچراں حمایت یہ ظاہر کرتی ہے کہ پارلیمنٹ میں اکثریت نہ ہونے کے باوجود بی جے پی کو اپنے ہندوتوا ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے کھلی چھوٹ حاصل ہے۔ جو لوگ سمجھتے تھے کہ اتحادیوں پر انحصار کی وجہ سے یہ ایجنڈا رُک جائے گا، وہ غلط ثابت ہوئے۔ اور جو لوگ مودی-آر ایس ایس کی کشمکش کو آر ایس ایس کے زوال کا پیش خیمہ سمجھتے تھے، وہ بھی غلط ثابت ہوئے۔ آر ایس ایس کے پاس خود کو سنبھالنے اور اپنے مقاصد کی جانب پیش قدمی کا ایک منظم طریقہ ہے۔ یہ ایک ایسا امکان ہے جو بھارت کے سماجی وسیاسی کردار کو مستقل طور پر ہندوتوا کے حق میں بدل سکتا ہے، چاہے ملک پر کسی کا بھی راج ہو۔ گزشتہ گیارہ سالوں میں، بی جے پی نے بھارت کو ایک لبرل-سیکولر ریاست سے مذہبی اکثریت پر مبنی ریاست بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ مودی اور ان کے ساتھی وزیرِ داخلہ امت شاہ نے آر ایس ایس کے بنیادی پروگراموں کو جارحانہ انداز میں نافذ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ بھارت کو ہندو راشٹر بنانے کے خواب کو عملی جامہ پہنایا جا سکے، ایک ایسا ملک جو ہندوؤں کے لیے، ہندوؤں کے ذریعہ اور ہندوؤں کا ہو۔ مودی حکومت نے آئینی وقانونی راستوں کو استعمال کرتے ہوئے آرٹیکل 370 کے تحت جموں وکشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کیا، تین طلاق پر پابندی لگائی، ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کو ممکن بنایا، شہریت ترمیمی قانون (CAA) اور وقف بل جیسے اقدامات اٹھائے، اور اب یکساں سول کوڈ کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ حکومت نے غیر ریاستی عناصر جیسے بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد، اور دیگر انتہا پسند تنظیموں کو کھلی چھوٹ دے دی ہے کہ وہ ملک میں اکثریتی ثقافت مسلط کریں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گئو رکشا کے نام پر موب لنچنگ، مسلم کاروباروں پر حملے، سیکولر ولبرل آوازوں پر تشدد (چاہے جسمانی ہو یا سوشل میڈیا پر)، اور نفرت انگیز تقاریر عام ہو گئیں۔ تاریخ کی متعصب تشریحات کو ہتھیار بنایا جا رہا ہے تاکہ ہندو مظلومیت کا احساس پیدا کیا جا سکے اور الزام مسلمانوں پر تھوپا جائے۔ بی جے پی کی ریاستی حکومتوں نے سپریم کورٹ کی ہدایات کے برعکس مسلم گھروں کو بلڈوزروں سے گرا کر انصاف کا مذاق اڑایا ہے۔ جمہوری احتجاج کرنے والوں کو ملک دشمن قرار دینا معمول بن گیا ہے۔ بی جے پی کے وزرائے اعلیٰ، وزراء، ارکانِ پارلیمنٹ واسمبلی اور دیگر عہدے دار اقلیتوں کے خلاف مہم کی قیادت کر رہے ہیں۔ انکم ٹیکس ایکٹ، پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن ایکٹ اور فارنرز ایکٹ میں بھی تبدیلیوں کی تیاری جاری ہے۔ 2014 سے اب تک بی جے پی نے بھارت کو جس فرقہ وارانہ راستے پر ڈالا ہے، وہ اب "واپسی نہ ہونے" والے موڑ یعنی ہندو راشٹر کی طرف بڑھ چکا ہے۔ اب واپسی کے راستے بہت محدود رہ گئے ہیں، وہ اقدار جنہیں آزادی کے عظیم رہنماؤں نے پروان چڑھایا تھا اور آئین میں شامل کیا تھا، اُن کی طرف واپسی اب محض ایک خواب بن کر رہ گئی ہے۔ اگر وہ لوگ جو ان اقدار سے محبت کرتے ہیں وقت پر نہیں جاگے، تو آر ایس ایس کا یک رنگی اور یک ثقافتی ہندو راشٹر ایک طے شدہ حقیقت بن جائے گا، چاہے حکومت میں کوئی بھی ہو۔ آر ایس ایس کا نظام بی جے پی سے قطع نظر ہندو راشٹر کو حقیقت بنانے پر کام کر رہا ہے۔ وہ گزشتہ سو برسوں سے صبر کے ساتھ اپنی باری کے انتظار میں رہا ہے۔ 2014 سے پہلے تک یہ خاموشی سے ہندو عوام کی سیکولر فطرت کو آلودہ کرتا رہا تاکہ ذہنوں میں فرقہ واریت کا زہر بھرا جا سکے۔ سیکولر کہلانے والے، خاص طور پر کانگریس، اس دوران سوئی رہی اور یوں آر ایس ایس کو وہ "کریٹیکل ماس" حاصل ہو گیا جو حتمی حملہ کرنے کے لیے درکار تھا۔ پہلا مرحلہ انا ہزارے کی نام نہاد بدعنوانی مخالف تحریک سے شروع ہوا، جس میں کیجریوال جیسے پیروکار بھی شامل تھے، اور آر ایس ایس پسِ پردہ رہ کر اہم کردار ادا کر رہی تھی۔ یہ مرحلہ مودی کو ایک کرشماتی ہندو رہنما کے طور پر پیش کر کے مکمل ہوا۔ عوام اس فریب میں آ گئے اور بھارت کو آر ایس ایس کی جھولی میں ڈال دیا۔ اقتدار میں آنے کے بعد، بی جے پی نے ہندو راشٹر کے منصوبے کو مکمل رفتار دی۔ ایک ایسا ملک جہاں کبھی محض ایک وزیر کے کپڑے بدلنے پر استعفیٰ ہو جاتا تھا، وہاں اب گاندھی کے قاتل گوڈسے کا پیروکار پارلیمنٹ میں پہنچ جاتا ہے، اور خود وزیر اعظم مسلمانوں کے خلاف طنز وکنایہ کا سہارا لیتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف کھلی دھمکیاں اور قتل کی باتیں بے سزا رہتی ہیں، اور جمہوریت کے لیے بولنے والی آوازوں کو جبر کے ذریعے خاموش کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک بھیانک مثال وہ واقعہ ہے جس میں بھارت کی سرکردہ خواتین پہلوانوں کو دہلی کی سڑکوں پر گھسیٹا گیا، کیونکہ انہوں نے ایک بی جے پی ایم پی پر جنسی ہراسانی کا الزام لگایا تھا۔ یہ وہی ملک ہے جس نے نربھیا کے واقعے پر شدید احتجاج کیا تھا۔ تو آخر ایک دہائی میں ایسا کیا بدل گیا؟ صرف ایک بات: آر ایس ایس نے بھارت کی تہذیبی جڑوں میں گہری گھس پیٹھ کی تھی، اور اپنی سوچ کے مطابق اسے ڈھالنا شروع کر دیا تھا۔ اب ان کے حامی وہی دوست یا ہمسائے ہیں جو کبھی نرم خو دکھائی دیتے تھے، اور اب نفرت کے ایجنڈے کو کھلے عام اپناتے ہیں۔ پیسہ، طاقت اور پروپیگنڈے نے جمہوریت کی بنیادوں پر کاری ضرب لگائی ہے۔ یہاں تک کہ اپوزیشن بھی اب محتاط طریقے سے چلتی ہے، کہیں قید نہ ہو جائے یا ہندو ووٹر ناراض نہ ہو جائیں۔ اور یہی اصل مسئلہ ہے: آر ایس ایس نے ملک کو اس نہج پر لا کھڑا کیا ہے کہ اب اپوزیشن میں بھی کم ہی لوگ ہیں جو کھل کر ہندوتوا کے خلاف آواز اٹھائیں۔ صرف اتحادی جماعتیں ہی نہیں، اپوزیشن کے اکثر لوگ مسلمانوں کے حق میں بولنے سے گھبراتے ہیں، اس ڈر سے کہ ہندو ووٹ نہ کھو دیں، حالانکہ یہ مفروضہ ہی غلط ہے۔ زیادہ تر ہندو اب بھی بی جے پی کو ووٹ نہیں دیتے۔ بی جے پی کی جیت کا تناسب کبھی بھی 38 فیصد سے زیادہ نہیں ہوا۔ مگر اپوزیشن، خاص طور پر کانگریس، اپنی سیکولر شناخت ظاہر کرنے میں ہچکچا رہی ہے، جس کی وجہ سے وہ مسلسل دفاعی پوزیشن پر ہے۔ یہی وہ حکمت عملی ہے جس کے تحت اپوزیشن شاید مقابلہ برابر تو کر سکتی ہے، مگر جیت نہیں سکتی، اور یہی آر ایس ایس چاہتا ہے۔ تو اگر اپوزیشن برسر اقتدار بھی آ جائے، تب بھی وہ ہندوتوا کے سفر کو صرف وقتی طور پر روک سکے گی، پلٹ نہیں سکے گی۔ آر ایس ایس کا نظام ہمیشہ دوبارہ عمل میں آ جائے گا۔ اگر حالات مزید بگڑ گئے، تو شاید اپوزیشن میں سے ہی کچھ لوگ بی جے پی سے بڑھ کر ہندوتوا کا پرچار کرنے لگیں گے۔ آر ایس ایس کے لیے تو یہ خوشی کی بات ہو گی، جتنا زیادہ، اتنا بہتر! یہی وجہ ہے کہ ان کا نعرہ ہے: جو ہندو ہت کی بات کرے گا، وہ بھارت پر راج کرے گا۔ اب اپوزیشن کے پاس وقت نہیں بچا۔ اگر وہ اس نظریاتی جنگ کو اہمیت دیتے ہیں تو ابھی قدم اٹھانا ہوگا۔ ان کے پاس برسوں کا وقت نہیں ہے، محض کچھ مہینے بھی نہیں۔ اور ادھر راہل گاندھی 50 سال کی جدوجہد کی بات کر رہے ہیں، جب کہ 2014 سے پہلے کے 50 سال آر ایس ایس کو نظر انداز کر کے ضائع کیے جا چکے ہیں۔ اگر اپوزیشن اور جمہوری قوتیں آر ایس ایس کے صد سالہ موقع پر بھرپور مقابلہ نہیں کرتی ہیں، تو آر ایس ایس شاید 50 سال بعد اپنی 150 ویں سال کی تقریبات میں اپنے خاتمے کا اعلان کرے کیونکہ ہندوتوا کا سفر اب پوری آزادی سے جاری ہے۔

(وویک دیش پانڈے، انڈین ایکسپریس کے ایسوسی ایٹ ایڈیٹر کے طور پر ریٹائر ہوئے۔)

جامع مسجد پیپل گاؤں راجہ میں

مسجد پریچے (تعارف) وعید ملن پروگرام کا انعقاد

پیپل گاؤں راجہ ضلع بلڈانہ: 12 /اپریل (ذوالقرنین احمد) بروز جمعہ 11 اپریل بعد نماز عشاء جامع مسجد پیپل گاؤں راجہ میں مسجد پریچے ,,(تعارف) وعید ملن کا انعقاد کیا گیا جس میں 150 وطنی وملی بھائیوں نے شرکت کیں پروفیسر واجد علی خان صاحب نے پروگرام کی صدارت فرمائی آغاز حسب روایت مفتی عامر اللہ خانصاحب نے تلاوت قران ومراٹھی ترجمانی پیش کی ناظم ضلع سہیل فرقان سر نے غرض وغایت جامع انداز میں پیش کی واجد علی خان صاحب نے مفصل رمضان المبارک روزہ مسجد نماز کے ذریعے اسلام کے متعلق برادران وطن کی بدگمانی اور غلط فہمی دور کی نتین سوریا ونشی اور بھوپڑے سر نے مثبت تاثرات پیش کے امیر مقامی محمد زبیر صاحب نے اظہار تشکر فرمایا مہمان خصوصی جامع مسجد پیپل گاؤں راجہ کے متولی عبدالسلیم انعامدار صاحب تھے تمام وطنی بھائیوں کی شیر خورمہ سے ضیافت کی گی تمام ارکان کارکنان یوتھ موومنٹ ایس آئی او اور وابستگان جماعت نے انتھک محنت کریں اللہ قبول فرمائے نظامت کے فرائض نثار اختر نے انجام دیے۔

مشق ہوتی ہے تو کلام میں پختگی آتی ہے: پروفیسر عبدالمجید مظہر صدیقی

چھٹا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ، پندرہ سو سالہ جشنِ عیدِ میلادالنبی کی روح پرور تقریبات کا تسلسل

مالیگاؤں: 12 /اپریل (رپورٹ: رضوی سلیم شہزاد) "یہ خوش آئند بات ہے کہ نئی نسل نہ صرف نعت کہنے کی طرف مائل ہو رہی ہے، بلکہ فکری سنجیدگی اور ادبی شعور کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول نچھاور کر رہی ہے۔ اس طرح کا اظہار خیال رضا اکیڈمی دفتر پر منعقدہ چھٹے نعتیہ مشاعرہ کے صدر بزرگ کہنہ مشق شاعر اور ماہر معاشیات پروفیسر عبدالمجید مظہر صدیقی نے اپنے خطبۂ صدارت میں کیا۔ آپ نے مزید کہا کہ مشقِ سخن جاری رہنا چاہیے کہ یہ معاشرے کی زندگی کی علامت ہے، مشق ہوتی ہے تبھی کلام میں پختگی آتی ہے، مطالعہ خوب سے خوب کیجئے، فکر کو مضبوطی اور اظہار خیال کو تابانی بخشے گا۔ انہوں نے رضا اکیڈمی اور نعتیہ مشاعرہ کمیٹی کے اس اقدام کو وقت کی اہم دینی وادبی خدمت قرار دیتے ہوئے مبارکباد پیش کی کہ پندرہ سو سالہ جشنِ عیدِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت سے شعراء کرام کو نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے پڑھنے اور سننے سنانے کا موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ پندرہ سو سالہ جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے چھٹا نعتیہ طرحی مشاعرہ عید کی چھٹیوں میں 5 شوال المکرم بمطابق 4 اپریل جمعہ کو دفتر رضا اکیڈمی پر شب ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔ اس موقع پر موجود اہم شرکاء و شعراء میں حافظ حامد رضا، آمین رضوی، حافظ احسان رضا، حافظ ساجد اسمعیل اشرفی، شکیل قادری، محمد صابر، فضل الرحمن ابن صالح بن تابش، مشتاق اشرفی، ماجد میلادی، محمد اقبال جلیل، عبدالخالق سعید میڈیکل، رضوان الرحمن، سلیم احمد، نوید ریاض، شاہد اقبال، حافظ سلیمان اشرف، فیضان رضا، ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی، ڈاکٹر توصیف علی سیدی، نور الحسن احسان، عطا اشرفی، عتیق شعبان سر، یوسف رانا، مقصود اشرف، خالد انور، صدیقی سلیم شہزاد، شریف سرٹی ایم، عادل رضا وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ مشاعرے میں پیش کیے گئے اشعار نے محفل کو نور وسرور سے بھر دیا۔ سامعین بار بار داد وتحسین سے محفل کو گرمانے پر مجبور ہوئے۔ یہ چھٹا طرحی نعتیہ مشاعرہ، بلاشبہ روحانی سرشاری، ادبی لطافت اور ایمانی جذبے کا حسین امتزاج ثابت ہوا جو مالیگاؤں کے نعتیہ ذوق کا روشن استعارہ بن گیا ہے۔ "دم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے" اور "بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں" ان دو مطرحہ مصرعوں پر شعراء کرام کے پیش کردہ کلام سے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

حشر تک سیراب کرے گا مجھ کو
اک گھونٹ ملے پیالہء نورانی سے
(شاہد اقبال)

میں تو گم نام تھا گمنام تھا گم نام ہی تھا
میری پہچان ہوئی صرف ثناء خوانی سے
(حافظ سلیمان اشرف)

کہہ گئے سرکار سے روح الامیں
آپ سا میں نے حسیں دیکھا نہیں
(فاروق رضا)

جو درِ سرورِ کونین سے وابستہ ہیں
واسطہ اُن کو نہیں کچھ بھی پریشانی سے
(نور الحسن احسان)

جس قدر ساجد لکھوں نعتِ نبی
نعت کے خامہ کا قط گھستا نہیں
(حافظ ساجد اسمعیل اشرفی)

آنکھ دریا ہوئی گنبدِ خضری ہوا جب پیشِ نظر
اشک مرجان ہوا بہتے ہوئے پانی سے
(عطاء الرحمن عطا اشرفی)

عشق کی جوت نے کھینچا اُسے حق کی جانب
آئے سلمان یوں آتش گہہ ایرانی سے
(ڈاکٹر توصیف علی سیدی)

کیسے چمکیں گے غزل کے ماہتاب
نعت کا سورج ابھی ڈوبا نہیں
(فیضان رضا)

جان جائے آستانے پر عطا
اب سکونِ دل کہیں ملتا نہیں
(عتیق شعبان عطا)

میں نے تو چہرہء انور کی ابھی بات نہ کی
ماہ شرما گیا تلوؤں کی درخشانی سے
(ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی)

میرے آقا کی یہ نعلینِ مبارک کیا ہے
مرتبہ سب نہ سمجھ پائیں گے آسانی سے
(محمد یوسف رانا)

میرے لب پر ہو مسلسل تری مدحت آقا
زندگی بھر ہو اطاعت تری آسانی سے
(رضوی سلیم شہزاد)

بھیجتا جب بھی ہوں سرکارِ دو عالم پہ درود
دور ہوجاتا ہوں ہر ایک پریشانی سے
(مقصود اشرف)

کہکشاں، چاند، ستارے یہ جہاں ہیں روشن
گردِ پائے شہِ کونین کی تابانی سے
(خالد انور)

آخری وقت ہے سرکار اٹھا دو پردہ
دم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے"
(پروفیسر عبدالمجید مظہر صدیقی)

ممبئی سے تشریف لائے مالیگاؤں کے روشن چراغ جناب یوسف رانا نے بہترین نعتیہ اشعار سے مزین نظامت کے فرائض انجام دئے، اختتام پر نعتیہ مشاعرہ کے کنوینر رضوی سلیم شہزاد اور رضا اکیڈمی کے ذمہ داران نے تمام شعراء کرام، سامعین، مہمانانِ گرامی اور میڈیا نمائندگان کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور اس ادبی سلسلے کو مستقبل میں بھی ہر ماہ جاری رکھا جائے گا۔

اکولہ، بھارت نگر میں پانی کی شدید قلت

جن ستیہ گرہ سنگھٹن نے میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر کو میمورینڈم پیش کیا۔۔۔

15 دن میں مسئلہ حل نہ ہوا تو ہوگا احتجاج۔ آصف خان اور عبدالسلام خان کی وارننگ

اکولہ: 12 /اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ شہر کے وارڈ نمبر 1 کے علاقے بھارت نگر A اور C میں گزشتہ ایک سال سے شہری پینے کے پانی کی شدید قلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس سنگین مسئلے کو لے کر جن ستیہ گرہ سنگھٹن کی جانب سے ایک وفد نے میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر کو ایک میمورینڈم پیش کیا۔ وفد کی قیادت عبدالسلام خان اور آصف احمد خان نے کی۔ مطالبات میں بتایا گیا کہ شہر کے بھارت نگر A اور C کے شہری گزشتہ ایک سال سے پینے کے پانی سے محروم ہیں۔ علاقے میں نلکوں سے پانی نہیں آ رہا، جس کی وجہ سے شہریوں کو سخت دشواریوں کا سامنا ہے۔ کئی بار متعلقہ افسران سے شکایتیں کی گئیں، لیکن آج تک کوئی حل سامنے نہیں آیا۔ مطالبات پیش کرنے کے دوران سنگھٹن کے عہدیداروں نے ڈپٹی کمشنر سے تفصیلی گفتگو کی۔ گفتگو کے دوران ڈپٹی کمشنر نے یقین دہانی کرائی کہ اس سنگین مسئلے کا جلد از جلد حل نکالا جائے گا۔ تاہم، جن ستیہ گرہ سنگھٹن نے خبردار کیا ہے کہ اگر آئندہ 15 دنوں میں پانی کے مسئلے کا مستقل حل نہ نکالا گیا تو شہریوں کے ساتھ مل کر سڑکوں پر اتر کر احتجاج کیا جائے گا، جس کی مکمل ذمہ داری میونسپل انتظامیہ کی ہوگی۔ اس موقع پر محلے کے رہائشی لوگوں کے ساتھ آصف احمد خان، عبدالسلام خان، فیروز خان، جاوید پٹھان، الطاف خان، محمد ہارون، محمد اکرم، محمد شکیل، شیخ فیروز، محمد آصف، عبدل بھائی، شیخ ذاکر، شیخ نذیر کے علاوہ بھارت نگر کی خواتین ومرد موجود تھیں۔ سبھی نے یک زبان ہوکر پانی کے مسئلے پر شدید ناراضگی ظاہر کی اور انتظامیہ سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ پانی انسان کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ اتنے طویل عرصے سے اس بحران کو جھیلنا اب ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ "ہم نے ہر دروازہ کھٹکھٹایا، ہر ممکن کوشش کی، لیکن اب احتجاج کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا"، ایسا تنظیم کے رہنماؤں نے کہا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میونسپل انتظامیہ شہریوں کے اس سنجیدہ مطالبے پر کتنی جلد کارروائی کرتا ہے اور بھارت نگر کی عوام کو کب تک راحت ملتی ہے۔

نیو لائف پائلس کلینک، آکولہ میں مفت بواسیر چیک اپ کیمپ کا انعقاد

بواسیر، نالورن اور فشر جیسے مسائل کے علاج کے لیے جدید ترین سہولیات کے ساتھ خصوصی کیمپ

آکولہ: 12 /اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے یوم پیدائش کے موقع پر نیو لائف پائلس کلینک، کلال کی چال، دیپک چوک، اکولہ میں 14 اور 15 اپریل 2025 کو ایک خصوصی مفت بواسیر چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ کیمپ دونوں دن صبح 11 بجے سے شام 4 بجے تک جاری رہے گا۔ اس کا مقصد عوام کو بواسیر، نالورن اور فشر جیسی تکلیف دہ بیماریوں کے بارے میں آگاہی دینا اور ان کا موثر علاج فراہم کرنا ہے۔ کیمپ میں مریضوں کا مفت طبی معائنہ کیا جائے گا، اور مخصوص مریضوں کو سرجری پر 75 فیصد رعایت بھی فراہم کی جائے گی۔ ضرورت مند مریض کیمپ میں شرکت کے لیے پہلے سے رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔ رجسٹریشن کے لئے درج ذیل موبائل 9112433071 نمبر پر رابطہ کریں۔ مفت کیمپ میں علاج کے لیے وقت سے پہلے رجسٹریشن کرانا لازمی ہے۔ کیمپ میں دستیاب سہولیات۔ بواسیر، نالورن، فشر جیسے امراض کا جدید ترین طبی معائنہ اور علاج، ہر قسم کی بواسیر کا جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے آپریشن، خواتین مریضوں کے لیے ماہرانہ خواتین ڈاکٹرز کی موجودگی، جدید مشینوں کے ذریعے علاج، کم سے کم خون بہنے کا امکان، آپریشن میں کم درد، جلد صحت یابی، مریض کو ہسپتال سے ایک دن میں چھٹی۔ بیماریوں کی وضاحت۔ بواسیر۔ یہ مرض مقعد یا اس کے اطراف میں خون کی نالیوں کے سوجنے سے ہوتا ہے، جس سے شدید تکلیف، خون بہنا اور بیٹھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ (Piles) نالورن۔ یہ مقعد کے آس پاس بننے والا ایک ناسور ہوتا ہے، جس سے پیپ بہتا ہے اور شدید تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ (Fistula) فشر۔ یہ مقعد کی جلد میں ایک چھوٹا سا چیرا ہوتا ہے، جس سے پیشاب یا پاخانے کے دوران جلن اور درد محسوس ہوتا ہے۔ کیمپ کی سربراہی بواسیر کے مشہور ماہر ڈاکٹر ابرار دیشمکھ کی رہنمائی میں کی جا رہی ہے، جو ایسی بیماریوں کے علاج میں کئی سالوں کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آرگنائزرز نے آکولہ اور اس کے آس پاس کے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مفت کیمپ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنی صحت کا خیال رکھیں۔

فلوریڈا میں چھوٹا طیارہ ہائی وے کے قریب گر کر تباہ، تین ہلاک

فلوریڈا: 12 /اپریل: امریکہ کی ریاست فلوریڈا کے شہر بوکا ریٹن میں ایک چھوٹا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں طیارے میں سوار تینوں افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے، جبکہ ایک کار سوار شخص زخمی ہو گیا۔ طیارہ حادثہ ایک مصروف بین الریاستی ہائی وے کے قریب پیش آیا، جس کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ یہ حادثہ جمعہ کی صبح تقریباً 10 بج کر 20 منٹ پر پیش آیا، جب 'سسنا 310' ماڈل کا چھوٹا طیارہ بوکا ریٹن ایئرپورٹ سے فلوریڈا کے شہر تالاہاسی کے لیے روانہ ہوا تھا۔ طیارہ اڑان بھرنے کے کچھ ہی دیر بعد اچانک ایک ہائی وے کے قریب زمین پر گر پڑا۔ حادثے کے بعد طیارے میں زوردار دھماکہ ہوا اور شعلے بلند ہونے لگے۔ اس وقت وہاں سے ایک کار گزر رہی تھی، جو شعلوں کی زد میں آ گئی۔ کار میں سوار شخص جھلس کر زخمی ہو گیا اور اسے اسپتال منتقل کیا گیا۔ بوکا ریٹن فائر ریسکیو کے اسسٹنٹ چیف مائیکل لاسیل کے مطابق، طیارے میں سوار تینوں افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی امدادی ٹیمیں جائے حادثہ پر پہنچ گئیں، تاہم طیارے میں لگنے والی آگ نے کسی کو نکلنے کا موقع نہ دیا۔ حکام نے فوری طور پر علاقے کو سیل کر دیا اور قریبی سڑکوں کو عارضی طور پر بند کر دیا گیا۔

اکولہ میں جھلسا دینے والی گرمی

درجہ حرارت 43.5 ڈگری سیلسیس تک پہنچا

اکولہ: 12 /اپریل اپریل کی تپتی دوپہریں عوام کے لیے آزمائش بن چکی ہیں۔ اکولہ شہر اور تعلقہ میں ان دنوں شدید گرمی نے زندگی کے معمولات کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ چلچلاتی دھوپ اور گرم ہواؤں کی وجہ سے شہریوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، ضلع کے کئی علاقوں میں درجہ حرارت تقریباً 44 ڈگری سیلسیس تک ریکارڈ کیا گیا ہے، شہر میں دوپہر کے وقت سڑکیں سنسان نظر آتی ہیں، اور لوگ دھوپ کی شدت سے بچنے کے لیے گھروں میں رہنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ سر پر رومال، اسکارف باندھے بغیر باہر نکلنا مشکل ہو چکا ہے، جب کہ زیادہ تر لوگ اپنے روزمرہ کے کام شام کے وقت انجام دے رہے ہیں۔ شہریوں کی روزمرہ زندگی کو مفلوج کر رکھا ہے۔ ضلع کلیکٹر کی جانب سے عوام کو گرمی سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے۔ طبی ماہرین نے بھی مشورہ دیا ہے کہ لوگ دھوپ کے وقت غیر ضروری باہر نہ نکلیں، سر کو ڈھانپ کر رکھیں، اور زیادہ سے زیادہ پانی، مشروبات اور پھلوں کے رس کا استعمال کریں تاکہ لو لگنے سے بچا جا سکے۔ حکام کی اپیل ہے کہ شہری احتیاط برتیں اور غیر ضروری طور پر دھوپ میں باہر نکلنے سے گریز کریں۔

تھانے کے اقلیتی طلبہ کے لیے مولانا آزاد مالیاتی کارپوریشن سے 98 لاکھ روپے کے تعلیمی قرضے منظور

تھانے: 12 /اپریل (آفتاب شیخ) اقلیتی طلبہ و طالبات کی اعلیٰ تعلیم میں مدد کے لیے حکومت مہاراشٹر کے مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کی جانب سے اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ پچھلے چھ ماہ کے دوران کارپوریشن نے تھانے ضلع کے اقلیتی طبقہ کے طلبہ وطالبات کو پیشہ ورانہ تعلیم کے لیے تعلیمی قرضے فراہم کیے ہیں، جن کی مجموعی مالیت 98 لاکھ 5 ہزار روپے ہے۔ کارپوریشن کے ڈائریکٹر ڈاکٹر اصغر مقادم نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ یہ قرضے میڈیکل، انجینئرنگ، فارمیسی، نرسنگ، اور مینجمنٹ جیسے شعبوں میں داخلہ لینے والے طلبہ وطالبات کو فراہم کیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق، "ہماری کوشش ہے کہ مالی دشواریوں کے باعث کوئی بھی اقلیتی طالب علم اپنی تعلیم ادھوری نہ چھوڑے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مہاراشٹر بھر کے دیگر اضلاع میں بھی یہ اسکیم کامیابی سے جاری ہے اور اب تک مجموعی طور پر 227 کروڑ روپے کی رقم منظور کی جا چکی ہے، جن میں سے 100 کروڑ روپے کی رقم طلبہ کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جا چکی ہے۔ تھانے میں ایک خصوصی تقریب کے دوران ان طلبہ و طالبات کو، جن کے قرضے منظور ہوئے ہیں، مقامی رکن پارلیمنٹ نریش مہسکے کے ہاتھوں ڈاکٹر اصغر مقادم کی وساطت سے منظوری دستاویز بھی تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر طلبہ اور ان کے والدین موجود تھے۔ مقامی رکن پارلیمنٹ نریش مہسکے نے اس موقع پر اپنے کہا کہ "مولانا آزاد مالیاتی کارپوریشن کی جانب سے اقلیتی طلبہ کے لیے تعلیمی قرضوں کی اسکیم ایک انقلابی قدم ہے۔ تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ حکومت مہاراشٹر نے اقلیتوں کی فلاح کے لیے یہ مضبوط اقدام کیا ہے۔ میں تمام طلبہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اسکیم کا فائدہ اٹھائیں اور تعلیم کے ذریعے اپنے خوابوں کو حقیقت بنائیں۔" ڈاکٹر مقادم نے مزید کہا کہ کارپوریشن کی جانب سے نہ صرف تعلیمی قرضے دیے جا رہے ہیں بلکہ اقلیتی برادری کے نوجوانوں کو خود روزگار کے لیے کاروباری قرضے بھی فراہم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "تعلیم اور خود کفالت اقلیتوں کی ترقی کی کنجی ہیں۔" انہوں نے والدین، سرپرستوں، اور تعلیمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ طلبہ کو اس سرکاری اسکیم کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ مستحق افراد اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ درخواست کا عمل مکمل طور پر آن لائن ہے اور مکمل شفافیت کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ تقریب میں موجود افراد نے کارپوریشن کے اس قدم کو سراہا ہے اور حکومتِ مہاراشٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ اس طرح کی مزید اسکیم لائی جائے اور اس کا دائرہ کار میں مزید توسیع کی جائے تاکہ اقلیتی طبقے کے ضرورت مند طالب علم مستفید ہو سکیں۔

بلولی شہر میں 22 پان ٹپریوں کے خلاف کاروائی پولس کی کاروائی

ناندیڑ، 12 اپریل: ضلع سطح پر تمباکو کنٹرول ٹیم نے جمعہ، 11 اپریل کو بلولی شہر میں اچانک چھاپے کے ذریعے 22 تمباکو فروشوں سے 10,700 روپے جرمانہ وصول کیا۔ یہ کارروائی ضلع کے افسر راہل کردیل ہدایت پر اور ضلع شلی چھکتسک ڈاکٹر نیلکنٹ بھوسیکر، اضافی ضلع شلی چھک ?سک ڈاکٹر سنجے پیرکے اور نوڈل افسر ڈاکٹر ہیمنت پٹیل کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ بلولی شہر میں تمباکو اور تمباکو سے متعلقہ اشیا کی بڑے پیمانے پر فروخت اور کوٹپا 2003 قانون کی خلاف ورزی کی اطلاعات کی بنیاد پر یہ کارروائی شروع کی گئی ہے۔ اگر عوامی مقامات یا تعلیمی، سرکاری، نیم سرکاری دفاتر کے احاطے میں تمباکو یا تمباکو سے متعلقہ اشیاء کی فروخت، استعمال یا ذخیرہ ہو، تو متعلقہ افراد اپنی شکایت ضلع تمباکو کنٹرول کمرہ، ضلع ہسپتال ناندیڑ میں درج کر کے ناندیڑ کو تمباکو سے پاک بنانے کے اس مہم میں تعاون فراہم کریں، یہ اپیل ضلع شلی چھکتسک ڈاکٹر نیلکنٹ بھوسیکر نے کی ہے۔ اس ٹیم میں ضلع مشیر ڈاکٹر شیتل جانورے، دنداں کے شلی چھک ?? ک ڈاکٹر پوجا کالی، ماہر نفسیات پرکاش آہیر، طبی سماجی کارکن بالاجی گائیکواڑ، مشیر دِنیش تلنے، کیس رجسٹری معاون سنین ٹوٹیواڈ اور مراٹھواڑا دیہاتی ترقی ادارے کے منگیش گائیکواڑ شامل تھے۔ نیز بلولی پولیس تھانے کے پولیس انسپکٹر آٹل بھوسلے کی رہنمائی میں پولیس کانسٹیبل اے. ایس. اچھیواد اور دیگر پولیس اہلکار بھی موجود رہے۔

10 ویں-12 ویں جماعت کے امتحانات میں پرائیویٹ طور پر بیٹھ رہے طلباء کی آن لائن رجسٹریشن شروع

ناندیڑ تاریخ۔12 اپریل:-مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن نے فارم نمبر جاری کیا ہے۔ سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (کلاس 10) اور ہائیر سیکنڈری سرٹیفکیٹ (کلاس 12) کے امتحانات کے لیے طلباء کو 10۔17 بھر کر امتحان میں داخل ہونے کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے۔ جولائی-اگست 2025 کے امتحان میں پرائیویٹ طور پر شرکت کرنے والے طلباء کے لیے آن لائن رجسٹریشن کی درخواست کا عمل منگل 15 اپریل 2025 سے شروع ہو رہا ہے اور مذکورہ درخواستیں بورڈ کی ویب سائٹ پر پُر کی جاتی ہیں۔

فی الحال، آن لائن رجسٹریشن کی درخواستیں صرف فروری-مارچ کے امتحانات کے لیے پرائیویٹ طلبہ کے طور پر داخلے کے لیے قبول کی جا رہی ہیں۔ تاہم، بہت سے طلباء، اہل ہونے کے باوجود، بورڈ کی طرف سے دی گئی آخری تاریخ کے اندر اندراج کی درخواست پُر کرنے میں ناکام رہتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان کا تعلیمی سال ضائع ہو جاتا ہے۔ تعلیمی سال ضائع نہ ہونے کے لیے، اس سال پہلی بار جولائی-اگست 2025 کے امتحانات کے لیے پرائیویٹ طلبہ کے طور پر داخلہ لینے کے لیے رجسٹریشن کا موقع دیا جا رہا ہے۔

بورڈ کے شرائط وضوابط کے مطابق کلاس 10 اور کلاس 12 کے امتحانات کے لیے رجسٹر کرنے کے لیے تمام اسکول اور جونیئر کالج نجی طلبہ کے لیے دستیاب ہیں۔ اس سلسلے میں تمام معلومات اور رہنما خطوط بورڈ کی ویب سائٹ www.mahahsscboard.in//:http پر شائع کیے جا رہے ہیں۔ مزید معلومات کے لیے تمام طلباء، اسکولوں اور جونیئر کالجوں کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری کے شعبے میں محکمہ جاتی بورڈ سے رابطہ کریں۔

جولائی-اگست 2025 میں منعقد ہونے والے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (کلاس 10) اور ہائیر سیکنڈری سرٹیفکیٹ (کلاس 12) کے امتحانات کے لیے پرائیویٹ طلبہ کی رجسٹریشن درخواستوں (فارم نمبر 17) کی آن لائن قبولیت کی تاریخیں درج ذیل طے کی گئی ہیں۔ آن لائن رجسٹریشن کی درخواستیں قبول کرنے کی آخری تاریخ 15 اپریل سے بڑھا کر 15 مئی 2025 تک کر دی گئی ہے تاکہ طلباء درخواست فارم کی کاپی، آن لائن رجسٹریشن فیس جمع کرنے کی رسید کا پرنٹ آؤٹ اور درخواست میں درج اسکول یا جونیئر کالج میں اصل دستاویزات جمع کرائیں۔ وہی شرائط وضوابط جو فروری-مارچ 2025 کے امتحان کے دوران پرائیویٹ طالب علم کے طور پر داخلے کے لیے مقرر کیے گئے تھے جولائی-اگست 2025 کے امتحان کے لیے وہی رہیں گے۔ تمام متعلقہ فریق نوٹ کریں کہ مذکورہ درخواست صرف باقاعدہ فیس کے ساتھ وصول کی جائے گی اور اس میں کوئی تاخیر، لیٹ فیس نہیں ہوگی اور اس میں کوئی توسیع نہیں کی جائے گی۔

پرائیویٹ طلباء کو صرف آن لائن درخواستیں پُر کرنا ہوں گی۔ لہٰذا، براہ کرم نوٹ کریں کہ کوئی آف لائن درخواست قبول نہیں کی جائے گی۔ پرائیویٹ طلبہ وغیرہ دسویں اور بارہویں کے لیے آن لائن رجسٹریشن فارم بھرنے سے پہلے اس اسکول یا جونیئر کالج میں جائیں جہاں سے بورڈ کا امتحان لیا جانا ہے اور اسکول یا جونیئر کالج کا کوڈ نمبر، سبجیکٹ اسکیم، میڈیم، برانچ اور دیگر ضروری معلومات لے کر اندراج کریں۔

غیر قانونی مسافر برداری، بغیر لائسنس و پرمیٹ کے گاڑیاں کے خلاف ٹرافک پولس کی کاروائی

ناندیڑ: ?12 اپریل (ورق تازہ نیوز) شہر کی ٹریفک برانچ (وزیرآباد اور اتوارہ) کی جانب سے غیر قانونی مسافر برداری، بغیر لائسنس یا پرمٹ کے چلنے والی گاڑیاں اور یونیفارم نہ پہننے والے رکشہ ڈرائیوروں کے خلاف زوردار کارروائی کرتے ہوئے مجموعی طور پر 389 کیس درج کیے گئے اور 5 لاکھ 30 ہزار 700 روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا۔ ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے شہر میں بڑھتی ہوئی ٹریفک کی پریشانیوں پر قابو پانے کے لیے یہ مہم شروع کرنے کے احکامات دیے تھے، جس کے تحت غیر قانونی مسافر برداری، بغیر لائسنس یا پرمٹ کے چلنے والی گاڑیاں، تیز رفتاری سے چلنے والی گاڑیاں، اور یونیفارم نہ پہننے والے رکشہ ڈرائیوروں پر سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اسی سلسلے میں 11 اپریل 2025ء کو انچارج ا?فیسر صاحب راو? گٹے (پولیس انسپکٹر، ٹریفک برانچ وزیرا?باد) نے اپنی ٹیم کے ساتھ وزیرا?باد چوک، ریلوے اسٹیشن، مہارانا پرتاپ چوک، ترو ڑیکر مارکیٹ اور کلامندر علاقوں میں کارروائی کرتے ہوئے درج ذیل کیسز درج کیے۔

ٹرپل سیٹ سواریاں–21 کیسز، جرمانہ: 21,000 روپے۔

یونیفارم نہ پہننے والے رکشہ ڈرائیور–52 کیسز، جرمانہ: 44,000 روپے۔

پرانے، غیر اداشدہ کیسز–195 کیسز، جرمانہ: 3 لاکھ 30 ہزار 250 روپے۔

ای-چالان کے ذریعے اداشدہ–11 کیسز، جرمانہ: 8,250 روپے۔

ا?ن لائن چالان–7 کیسز، جرمانہ: 14,950 روپے۔

وزیرا?باد ٹریفک برانچ نے کل 286 کیسز میں 4 لاکھ 18 ہزار 450 روپے کا جرمانہ وصول کیا۔ اسی دن یعنی 11 اپریل کو، انچارج ا?فیسر جگن ناتھ پوار، پولیس انسپکٹر، ٹریفک برانچ اتوارہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ دیگلور ناکہ، قدیم مونڈھا اور بافنا پوائنٹ پر مہم کے دوران گاڑیوں کے کاغذات کی جانچ، بغیر لائسنس یا پرمٹ چلنے والی گاڑیاں، تیز رفتار گاڑیاں، اور یونیفارم نہ پہننے والے رکشہ ڈرائیوروں پر کارروائی کرتے ہوئے 103 کیسز درج کیے اور 1 لاکھ 12 ہزار 250 روپے جرمانہ وصول کیا۔ ٹریفک برانچ وزیرا?باد و اتوارہ کی اس مشترکہ مہم میں غیر قانونی مسافر برداری اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مجموعی طور پر 389 کیسز درج کیے گئے اور 5 لاکھ 30 ہزار 700 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار اور ایڈیشنل ایس پی سورج گرو کی رہنمائی میں عمل میں لائی گئی، جس میں وزیرآباد اور اتوارہ کے افسران و ملازمین نے بھرپور شرکت کی۔

صفائی کا پیغام لے کر 69 سالہ یشونت کنہرے کا مہاراشٹر دورہ

ناندیڑ: ?12 اپریل (ورق تازہ نیوز) مہاتما جوتی با پھولے جینتی کے موقع پر ناندیڑ کے بابا نگر میں واقع مہاتما پھولے ہائی اسکول میں کل خراج عقیدت کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پمپری-چنچوڑ، پونے سے ا?ئے ہوئے 69 سالہ یشونت کنہرے نے طلبہ کو صفائی کی اہمیت سمجھاتے ہوئے ان کی رہنمائی کی۔ پروگرام میں پرنسپل محترمہ ایس۔ ا?ر۔ کدم اور نائب پرنسپل اے۔ ا?ر۔ کلیانکرے نے ان کا رسمی استقبال کیا۔ کنہرے نے پلاسٹک سے نجات، ا?لودگی پر قابو، ہیلمیٹ کا استعمال، کار کی سیٹ بیلٹ کا استعمال، درخت لگاو?-درخت بچاو?، پلاسٹک بوتل اور تھرماکول کے نقصانات جیسے مختلف موضوعات پر طلبہ سے بات چیت کی۔ انہوں نے چارٹس کے ذریعے اپنی بات کو مو?ثر انداز میں پیش کیا اور طلبہ سے صفائی سے متعلق نعرے بھی کہلوائے۔ 69 سال کی عمر میں بھی وہ موٹر سائیکل پر مہاراشٹرا کے 36 اضلاع کا دورہ کر کے صفائی کا پیغام لے کر عوام میں بیداری پیدا کر رہے ہیں۔ ان کے ناندیڑ دورے کے موقع پر اسکول میں منعقدہ خصوصی پروگرام ''صفائی کی عادت اور صفائی کی تربیت'' میں طلبہ و اساتذہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر اسکول کے تمام اساتذہ، غیر تدریسی عملہ اور طلبہ موجود تھے۔

شیخ رحیم سر کو ترقی عطاء

ناندیڑ: ?12 دسمبر (راست) تعلیم ایک ایسا چراغ ہے جو اندھیروں میں روشنی پھیلاتا ہے، اور اس چراغ کو روشن رکھنے والے معلمین معاشرے کے اصل معمار ہوتے ہیں۔ ا?ج ا?ل انڈیا ا?ئیڈیل ٹیچرس اسوسیشن ا?ئیٹا ناندیڑ کی جانب سے شیخ رحیم سر کو ناندیڑ واگھالہ میونسپل کارپوریشن کے اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے پر فائز ہونے پر تہنیت اور گلپوشی پیش کی گئی۔ رحیم سر نے اپنے علم، خلوص، محنت اور کردار سے نہ صرف طلبہ کی زندگیاں سنواریں بلکہ ناندیڑ واگھالہ مہاپالیکا اسکول کا نام بھی روشن کیا۔ شیخ رحیم سر ایک باوقار، فرض شناس اور مشفق استاد ہیں جنہوں نے ہمیشہ طلبہ کی تعلیم و تربیت میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ ان کی رہنمائی میں بے شمار طلبہ نے کامیابی کے زینے طے کیے۔ ان کا اندازِ تدریس نہایت مو?ثر، اندازِ گفتگو نرم، اور سلوک مشفقانہ ہے۔ انہوں نے ہمیشہ علم کو محض کتابوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ اخلاق، تہذیب، اور کردار سازی پر بھی زور دیا۔ اس گلپوشی میں شکیل سر فائناس سیکرٹری ا?ئیٹا مہاراشٹر، شیخ سمیر سر، محمد مکرم سر اور شیخ عبداللہ سر موجود تھے۔

بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر جینتی کے موقع پر آج جئے بھیم پدیاترا کا اہتمام

ناندیڑ: 12 اپریل:- کمشنر، ڈائریکٹوریٹ آف اسپورٹس اینڈ یوتھ سروسز، پونے، ضلع انتظامیہ اور ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر آفس، ناندیڑ کی جانب سے بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی 134 ویں یوم پیدائش کے موقع پر 14 اپریل 2025 کو ہے۔ اسی مناسبت سے، ضلعی سطح پر، جئے بھیم پڈیا، 12 اپریل، 2025 بروز اتوار کو منعقد کیا جائے گا۔ صبح 7.30 بجے ضلع انتظامیہ، ڈسٹرکٹ یوتھ آفیسر، اور نہرو یووا کیندر کے ساتھ تال میل میں یہ کیا گیا ہے. اس زیارت کا راستہ درج ذیل ہے۔ یہ مارچ شری گرو گوبند سنگھ جی اسٹیڈیم، ڈسٹرکٹ اسپورٹس کمپلیکس، اسپورٹس ہاسٹل سے شروع ہوگا اور مہاتما جیوتیبا پھولے اور کرانتی جیوتی ساوتری بائی پھولے کے مجسموں پر پھولوں کی چادر چڑھانے کے بعد، آئی ٹی ایم کالج-گلوبل اسپتال کے سامنے، کسم سبھا گرہ مارگ، ڈسٹرکٹ اسپورٹس کمپلیکس، اسپورٹس ہاسٹل پر اختتام پذیر ہوگا۔ اس واک میں ناندیڑ ضلع کے تعلیمی اداروں کے اسکولی طلباء، مختلف کھیلوں کی تنظیموں کے کھلاڑی، این سی سی، این وائی کے ایس، بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈ، ضلع انتظامیہ کے ماتحت مختلف دفاتر کے افسران و ملازمین، مختلف محکموں کے افسران اور ملازمین، مختلف کھیلوں کی تنظیموں کے عہدیداران وغیرہ کی شرکت سے جے بھیم واک مکمل کی جائے گی۔

اس کے لیے تمام معززین، عوامی نمائندوں، تمام شعبوں کے سربراہان، افسران و ملازمین، تمام تعلیمی اداروں کے طلباء، کھلاڑی، مختلف کھیلوں کی تنظیموں کے لڑکے اور لڑکیاں، کوچز اور عہدیداران، یونیورسٹیوں، این جی اوز، این ایس ایس، این وائی کے تنظیموں، بھارت اسکاؤٹ اینڈ گائیڈ اور مائی بھارت کے رضاکاروں، این سی سی اور دیگر ضلع کے ناندیڈ اور دیگر ساتھیوں سے اس واک میں بڑی تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ حکومتی اقدامات . ضلع انتظامیہ، محکمہ تعلیم (پرائمری/سیکنڈری)، ضلع پریشد ناندیڑ، ڈسٹرکٹ یوتھ آفیسر، نہرو یوتھ سینٹر اور ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر جے کمار تیمبھارے نے اپیل کی ہے۔

مرکزی وزیر ڈاکٹر منسکھ مانڈویا کل بہار کے پٹنہ میں 'جے بھیم پدیاترا' کی قیادت کریں گے

نئی دہلی۔ 12 ? اپریل۔ ایم این این۔ ڈاکٹر بی ا?ر امبیڈکر کی سالگرہ کی یاد میں، امورِ نوجوانان وکھیل اور محنت وروزگار کے مرکزی وزیر، ڈاکٹر منسکھ مانڈویا 13 اپریل 2025 کو پٹنہ، بہار میں 'جے بھیم پدیاترا' کی قیادت کریں گے، جس میں 10,000 سے زائد مائی بھارت کے رضاکاروں کی شرکت متوقع ہے۔ ڈاکٹر بی ا?ر امبیڈکر کی سالگرہ کے موقع پر، بھارت بھر کی تمام بڑی ریاستی راجدھانیوں میں ایک ساتھ ایسی پدیاترا کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ریاستی دارالحکومتوں میں ایک ساتھ ملک گیر پدیاترا نکالی جا رہی ہے، جس کا مقصد بابا صاحب کے برابری، انصاف اور بھائی چارے کے نظریے کو اجتماعی طور پر خراجِ عقیدت پیش کرنا ہے۔ پٹنہ میں 'جے بھیم پدیاترا' کا ا?غاز تاریخی گاندھی میدان سے ہوگا، جو ایک بھرپور ثقافتی روٹ پر ا?گے بڑھے گی۔ اس روٹ پر ''ٹریبیوٹ کارنرز'' بنائے جائیں گے جہاں امبیڈکر کے اقوال درج ہوں گے، سماجی اصلاحات پر مبنی لائیو ا?رٹ اور اسٹریٹ پرفارمنس ہوں گی، نوجوانوں کے لیے عہد سازی کے پوائنٹس ہوں گے، اور اُن کے نظریات سے متاثر موسیقی و ڈرامائی پیشکشیں بھی کی جائیں گی۔ 'جے بھیم پدیاترا' کی اہم جھلکیوں میں، ملک گیر سطح پر مائی بھارت کے رضاکاروں کے ذریعے دستورِ ہند کے دیباچے (پری ایمبل) کا اجتماعی مطالعہ، اور تمام اضلاع میں امبیڈکر یادگاروں پر صفائی مہم شامل ہے، جو ا?ئینی اقدار اور شہری ذمہ داری کے لیے اجتماعی عزم کی علامت ہوگی۔ مرکزی وزیرِ مملکت برائے امورِ نوجوانان وکھیل، محترمہ رکشا کھڈسے ممبئی، مہاراشٹرا میں پدیاترا کی قیادت کریں گی، جہاں ہزاروں مائی بھارت رضاکار اور شہری شرکت کریں گے۔

قف ترمیمی قانون کیخلاف مسلمانوں کا پرامن احتجاج جاری رہنا چاہیے

ممبئی: وقف ترمیمی قانون کیخلاف مسلمانوں کا پرامن احتجاج جاری رہنا چاہیے۔ یہ اوقاف پ قبضہ اور مسلم تشخص کی ایک کوشش ہے۔ یہ باتیں جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے میڈیا کیلئے جاری ایک بیان میں کہی۔

مولانا نے فرمایا کہ ہمیں پرامن احتجاج کے ذریعہ حکومت ہند پر تو دباؤ بنانا ہی چاہئے ساتھ ہی ریاستی حکومت سے بھی ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی طرز پر وقف ترمیمی قانون کو مسترد کردے۔ حکومتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ عوام کی منشا اور ان کے مفاد میں کام کرے لیکن یہ پہلی حکومت ہے جو عوام کی خواہشات کے خلاف محض انتقامی جذبے سے اقلیتوں کے مذہبی حقوق غصب کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ حکومت کے وزرا یہ دعویٰ کرتے پھر رہے ہیں کہ حالیہ اوقاف ترمیمی قانون پوری طرح سے وقف اراضی کی حفاظت اور مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے پیش نظر بنایا گیا ہے لیکن وقف ترمیمی قانون میں جو نکات شامل کئے گئے ہیں وہ پوری طرح سے حکومت کی بدنیتی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے اوقاف ٹریبونل کا خاتمہ اور کلکٹر کے ذریعہ اس کی تحقیقات کرنا۔ وقف کونسل اور ریاستی وقف بورڈ میں غیر مسلم ممبران کا تقرر وغیرہ۔ مولانا الیاس خان فلاحی نے اپنے بیان میں کہا کہ احتجاج کرنا ہمارا دستوری حق ہے۔ چونکہ مسلمانوں کا کوئی طبقہ حالیہ اوقاف ترمیمی قانون سے مطمئن نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو اس وقت تک اپنا پرامن احتجاج جاری رکھنا چاہئے جب تک حکومت اس قانون کو واپس نہ لے۔ مولانا نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ یہ احتیاط ضروری ہے کہ احتجاج کا رخ کسی بھی طرح امن کے رخ سے نہ ہٹے۔ جذبات میں ا?ئیں، کسی کے بہکاوے میں نہیں ا?ئیں، کسی بھی تحریک کے موثر ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ پرامن ہوتا کہ وہ کسی تخریب کا شکار نہ ہو اور اس کے اثرات دوررس ہوں۔ مولانا نے مغربی بنگال سمیت ہر اس ریاست کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس قانون کو مسترد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

یورپی یونین کے خصوصی ایلچی برائے خلائی نے خلائی شعبے میں ہندوستان کے ساتھ مزید تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی

نئی دہلی۔ ?12 اپریل۔ ایم این این۔ یوروپی یونین کی خصوصی ایلچی برائے خلائی، یورپی ایکسٹرنل ایکشن سروس، مارجولین وان ڈیلن، نے یورپی یونین کی جانب سے ہندوستانی شراکت داروں کے ساتھ بات چیت کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ خلائی تعاون اور سلامتی پر مزید کیسے مل کر کام کر سکتے ہیں۔ ایک انٹرویو میں، ڈیلن نے نوٹ کیا کہ ہندوستان اور یورپی یونین مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ دونوں اعلی درجے کی خلائی سفر کرنے والے ممالک ہیں۔ اس نے دنیا کی تمام اقوام کے لیے جگہ کو محفوظ رکھنے کے لیے اسے انتہائی اہم قرار دیا۔ یہ پوچھے جانے پر کہ ہندوستان اور یورپی یونین خلائی شعبے میں کیسے مل کر کام کر سکتے ہیں، مارجولچن وان ڈیلن نے کہا، "میرے خیال میں بہت ساری چیزیں ہیں جو یورپی یونین اور ہندوستان مل کر کر سکتے ہیں۔ وہ دونوں اعلی درجے کی خلائی سفر کرنے والے ممالک اور گروپ ہیں۔ یورپی یونین کے پاس یورپی یونین کا خلائی پروگرام ہے، اس لیے ہم اپنے ہندوستانی شراکت داروں کے ساتھ بیٹھ کر اس بات پر بات کرنے کے لیے تیار ہیں کہ ہم اسے کس طرح ا?گے لے جا سکتے ہیں، لیکن یہ دونوں خلائی تحفظ کے حوالے سے بھی تعاون کر رہے ہیں۔ ہم دنیا کی تمام قوموں اور ا?نے والی نسلوں کے لیے جگہ کو محفوظ رکھتے ہیں، ہمیں رسائی حاصل کرنے کے قابل ہونے کی ضرورت ہے۔

بھارت کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 10.9 بلین ڈالر کا اضافہ ہوا

نئی دہلی۔ ?12 اپریل۔ ایم این این۔ ریزرو بینک ا?ف انڈیا کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 4 اپریل تک ریکارڈ 676.3$ بلین تک پہنچ گئے، جو کہ 10.9$ بلین کے مضبوط ہفتہ وار اضافے کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ اضافہ عالمی کرنسی منڈیوں میں امریکی ڈالر کی گراوٹ کی وجہ سے ایک ہفتے کے دوران سامنے ا?یا۔ مارچ 2025 کے اختتام کے مقابلے میں، غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں 7.9$ بلین کا اضافہ ہوا ہے اور سال بہ سال 27.7$ بلین کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔ اس اضافے کا بڑا حصہ ا?ر بی ا?ئی کی ڈالر کی اسٹریٹجک خریداریوں اور اس کے غیر ڈالر کے اثاثوں سے قیمتوں میں اضافے کو قرار دیا گیا، جیسا کہ عالمی کرنسیوں نے کمزور پڑنے والے گرین بیک کے مقابلے میں تعریف کی۔ غیر ملکی کرنسی کے اثاثے، جو کہ ذخائر کا سب سے بڑا حصہ بناتے ہیں

اٹلی کے نائب وزیر اعظم کی صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات

نئی دہلی۔ ?12 اپریل۔ ایم این این۔ اٹلی کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ جناب انتونیو تاجانی نے ہندوستان کی صدر محترمہ دروپدی مرمو سے ا?ج راشٹرپتی بھون میں ملاقات کی۔ نائب وزیر اعظم تاجانی اور ان کے وفد کا راشٹرپتی بھون میں خیر مقدم کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے نوٹ کیا کہ ہندوستان اور اٹلی دونوں قدیم تہذیبی ورثے سے جڑے ہوئے ہیں، جس کی ہمارے فلسفے، ادب اور فنون کے ذریعے دنیا میں تعاون کرنے کی قابل فخر تاریخ ہے۔ ہم صدیوں سے تجارت اور لوگوں اور خیالات کے تبادلے کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں دونوں ممالک ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، اختراعات اور دفاع میں قریبی تعاون کر رہے ہیں۔ اور کثیر جہتی پلیٹ فارمز جیسے G-20 پر بھی مل کر کام کر رہے ہیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی ترقی اور 2047 تک 'وکست بھارت' کا روڈ میپ صنعتی شراکت داری اور تعاون کے بے شمار مواقع پیش کرتا ہے۔ انہیں نے اطالوی کمپنیوں اور پی ایس یوز کو مدعو کیا کہ وہ ہندوستان میں اپنے کام کو وسعت دیں۔ انہوں نے اطالوی گرین ٹیکنالوجی کمپنیوں پر زور دیا کہ وہ ہندوستانی صنعت کے ساتھ تعاون اور شراکت کے امکانات تلاش کریں۔ صدر نے کہا کہ نومبر 2024 میں ریو میں وزیر اعظم میلونی اور وزیر اعظم مودی کی ملاقات کے دوران اعلان کردہ مشترکہ اسٹریٹجک ایکشن پلان اگلے 5 سالوں کے لیے ایک بلیو پرنٹ ہے۔ یہ ایکشن پلان ہماری مشترکہ کوششوں کو تیز کرنے کے لیے ایک رہنما فریم ورک ہوگا۔ صدر جمہوریہ کو یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اطالوی یونیورسٹیاں اور تحقیقی مراکز ہندوستانی شراکت داروں کے ساتھ تعاون کے امکانات تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی نے غیر ملکی یونیورسٹیوں کو ہندوستان میں کیمپس کھولنے میں سہولت فراہم کی ہے۔ اطالوی یونیورسٹیوں کو ہندوستان میں کیمپس کھولنے کے لیے مدعو کیا جا سکتا ہے۔ دونوں رہنماو?ں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہندوستان-اٹلی اسٹریٹجک شراکت داری ا?نے والے وقت میں نئی بلندیوں تک پہنچے گی۔

مہایوتی میں مکمل ہم آہنگی، میڈیا میں پھیلائی جانے والی افواہ بے بنیاد: آنند پرانجپے

ممبئی: مہاراشٹر میں قائم مہایوتی حکومت کے تینوں اعلیٰ قائدین وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار باہمی ہم آہنگی اور تال میل کے ساتھ ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔ مگر حالیہ دنوں میں میڈیا میں جو قیاس آرائیاں ہورہی ہیں، ان کے پس پشت کوئی نامعلوم 'سورس' کارفرما ہے۔ یہ باتیں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ترجمان آنند پرانجے نے کہی ہیں۔ پرانجپے نے یہ بیان آج اس وقت دیا ہے جب مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے رائگڑھ کا دورہ کیا۔ ان کے اس دورے کو لے کر بعض میڈیا اداروں نے مختلف سیاسی امکانات ظاہر کیا، جس پر ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے پرانجپے نے واضح کیا کہ یہ دورہ قطعی طور پر غیر سیاسی نوعیت کا تھا۔ آنند پرانجپے نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ امت شاہ جی کا دورہ چھترپتی شیواجی مہاراج کی برسی کی مناسبت سے ہوا ہے، جس کا مقصد محض انہیں خراج تحسین [illegible] سیاسی سنجیدگی اور پختگی ضرور ہے کہ وہ برسی کے مواقع پر سیاسی امور سے گریز کریں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ امت شاہ کو رائگڑھ کے رکن پارلیمنٹ و این سی پی کے ریاستی صدر سنیل تٹکرے کی جانب سے ظہرانے کی دعوت دی گئی تھی اور ریاستی وزیر بھرت گوگاوالے کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ ادھر سنیل تٹکرے نے بھی واضح کیا ہے کہ چھترپتی شیواجی مہاراج کی برسی کے موقع پر کوئی سیاسی سرگرمی طے نہیں تھی اور بعض میڈیا رپورٹس میں محض بے بنیاد قیاس آرائیاں کی گئی ہیں۔ مزید برآں پونے کے منگیشکر اسپتال سے متعلق ایک سوال کے جواب میں آنند پرانجے نے کہا کہ مرحومہ بھیسے کی موت کے سلسلے میں جو ڈاکٹر قصوروار پائے جائیں گے، ان کے خلاف ضرور کارروائی ہوگی۔ مگر انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ منگیشکر خاندان، جس نے ملک کے موسیقی کے میدان میں ناقابلِ فراموش خدمات انجام دی ہیں، اسے تنقید کا نشانہ بنانا تکلیف دہ [illegible]

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔431604 سے شائع کیا۔ آیڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔